اس کتاب کے نمونے کے طالب کے لیے محصول ڈاک معاف

[illegible]

علاماتِ قیامت

۱۲۲/ جس کو

عمدۃ المفسرین مسند المحدثین مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے مع اسناد بزبان فارسی تحریر فرمایا تھا
(جو قیامت نامہ کے نام سے مشہور ہے)

اور جس کو

مولوی نور محمد صاحب (مولوی فاضل ومنشی فاضل) نے زمانہ کی ضرورتوں پر لحاظ کر کے اپنے ملکی بھائیوں کے لیئے بے کم وکاست اردو زبان میں بامحاورہ ترجمہ کیا اور درحقیقت اس سے بڑھکر نہایت صحیح ومستند آثار قیامت کسی رسالہ میں یکجائی مل بھی نہیں سکتے ۵ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق یکم فروری ۱۹۱۵ء

ملنے کا پتہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب دہلی

تفسیر موضح القرآن اردو مکمل از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی قیمت للعہ
تفسیر سورہ یوسف منظوم اردو ۵ر
الفاروق اردو مصنفہ شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی اسمیں حضرت عمر رضہ کے تمام فتوحات و ایجادات بالتفصیل و تحقیق مذکور ہیں للعہ
طلب صادق اردو خدا کے وجود کے دلائل عقلی اور عقل انسانی کی کوتاہی عالم کے حدوث و قدم خدا کے متعدد ہونیکا بطلان۔ اسکی رضا و غیر رضا کا معلوم کرنا اسباب کا عدم اختیار ارکان سات تحقیق مذاہب ہنود وغیرہ کے پیشوا پیغمبر تھے یا نہیں انکے اقوال و افعال اس کتاب میں مضامین مذکورہ کے متعلق فلسفہ و سائنس کی رو سے وضاحت کیساتھ بحث کی گئی ہے۔ دہریت کی بیخکنی کردیگئی ہے قیمت ۱۰ر
مجموعہ واقدی اردو اسکے چار حصے ہیں مغازی رسول فتوح الشام فتوح المصر و فتوح العجم یعنی حضور صلعم کے عہد مسعود سے لیکر خلفاء راشدین رضہ کے زمانہ سعادت کے اختتام تک کل فتوحات و واقعات اسمیں مذکور ہیں بڑی ضخیم کتاب ہے قیمت للعہ
تحفۃ الہند اردو جسمیں ہندو مذہب کی تردید عقلاً و نقلاً نہایت زبردست دلائل سے کی گئی ہے قیمت ۴ر

فتاوی شاہ عبد العزیز صاحب اردو کامل مع دو جلد ۶ر
ترکن الدین ۶۶ اردو اس میں فقہ کے مسائل سوال و جواب کے طرز پر درج ہیں قیمت ۸ر
ترمذی شریف مترجم اردو کامل قیمت للعہ
اصلاح رسوم اردو۔ از مولوی اشرف علی صاحب اسمیں رسوم بد و نیک کی مکمل تشریح ہے قیمت ۳ر
تجہیز و تکفین کے مسائل اردو قیمت ۳ر
تذکرہ اولیائے ہند اردو عہر
ایضاً فارسی ۱۲ر
امداد اللہ العظیم اردو اسمیں حضور صلعم کے حالات عالم ارواح سے لیکر پیدائش رسالت وفات تک مذکور ہیں ۱ر
تاریخ سلطنت عثمانیہ اسمیں سلطان عثمان بانی سلطنت عثمانیہ سے لیکر ۳۵ تاجداروں کے واقعات معہ تصاویر و نقشہ جات کیساتھ مذکور ہیں جسکے دیکھنے سے عثمانیہ سلطنت کی گذشتہ چھ سو سالہ عظمت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے قیمت عہ
منفذ العرفان ترجمہ تکمیل الایمان مصنفہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ عقائد میں بے نظیر کتاب ہے ۵ر
مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوۃ للعہ
آثار الصنادید۔ اسمیں دہلی کے تاریخی حالات و مشہور مقامات کا تفصیل کیساتھ بیان ہے مع نقشہ جات قیمت ۱۰ر

نور جہان بیگم جہانگیر کے مفصل حالات زندگی بالتصویر صفحہ ۲۲۸ قیمت ۱۰ر
گنجینہ معرفت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت مصنفہ امام غزالی رحمۃ قیمت ۲ر
مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی قیمت للعہ
الانوار الساطعہ فی اثبات مولود و فاتحہ از مولوی عبد السمیع صاحب مرحوم خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ ۱۲ر
عقد الجید۔ از مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ایک کالم میں اصل عبارت دوسرے میں اسکا فصیح اردو ترجمہ ہے اسمیں مسئلہ اجتہاد والتقلید کا مفصل بیان ہے ۷ر
فصوص الحکم اردو ترجمہ کتاب شیخ محی الدین عربی تصوف میں لاجواب کتاب ہے قیمت للعہ
سوانحعمری حضرت بو علی قلندر المعروف شرف الدین ۱۰ر
مجموعہ فتاوی مولوی عبد الحی صاحب کامل ۳ جلد اردو تمام مسائل کا حاوی ہے ۳ر
بہشتی زیور اردو۔ از مولوی اشرف علی صاحب اسمیں تمام احکام اسلام مذکور ہیں گیارہ حصوں پر منقسم ہے قیمت دس حصے کے واسطے فی حصہ ۳۰ر اور گیارہویں حصہ کی قیمت ۷۰ر
معیار التصوف جسمیں اصل تصوف ۱۰ر

اس کتاب کے آٹھ نسخے کے طالب کیلئے محصولڈاک معاف ۔ جملہ کتب کی فہرست کلاں ٹکٹ آنے پر بلا قیمت روانہ ہوگی

فہرست مضامین

ملنے کا پتہ نور محمد کٹرہ بڑیان دہلی نمبر ۲

۱۹۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

۹۵

زمانے کا انقلاب اور اُس کی الٹ پھیر بھی قابل دید ہے ایک وہ زمانہ تھا جس میں ہم مسلمانوں کا اوڑھنا بچھونا عربی زبان تھا کیونکہ ہمارا قرآن مجید عربی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عربی پیغمبر کی ہدایات وارشادات سب عربی زبان میں تھے پھر جب لوگ عرب سے نکلکر مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں منتشر ہوگئے تو اختلاف بلاد کے ساتھ اختلاف زبان کا ہونا لازمی امر تھا ہی چنانچہ ہم لوگ مختلف زبانیں استعمال کرنے لگے مگر سب زبانوں میں عربی کے بعد جو عروج فارسی زبان نے پایا وہ کسی کو نصیب نہیں ہوا تمام مذہبی اور دینی کتابیں فارسی زبان کے سانچوں میں ڈھل ڈھل کر شائع ہونے لگیں اور مذہب اسلام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ فارسی زبان میں جمع ہوگیا اب وہ زمانہ آیا جس میں اُردو نے ترقی کی لہذا بضرورت زمانہ مذہبی کتابیں عربی اور فارسی سے اردو کے قالب میں ڈھلنے لگیں دہلی کے نامور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب نے رفاہ عام کیلئے بہت سی کتابیں فارسی میں تصنیف فرمائیں جو اردو میں ترجمہ ہوکر شائع ہوچکی۔ اُنکی ایک کتاب قیامت نامہ فارسی جسکے مضامین کی بنیاد آیات قرآنیہ واحادیث پر ہے میری نظر سے گذرا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ابھی تک اس کا اردو ترجمہ نہیں ہوا پس میں نے تبرکاً اور افادۃً للعوام اس کا اردو میں ترجمہ کردیا خدائے تعالٰے مقبول فرمائے۔ العبد نور محمد وفقہ اللہ التزود لغد ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خدائے بزرگ وبرتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی ظاہری وباطنی بیشمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا کہ جنمیں سب سے افضل حضور سرورکائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت ہے کہ آپ ہمکو قیامت اور اُسکے احوال مثلاً حشر حساب جنت دوزخ وغیرہ سے آگاہ کریں پس آنحضرت صلعم نے ہمکو وہاں کی شقاوت سے نجات اور تحصیل سعادت کے اسباب بتائے اور قیامت کو علامات صغریٰ وکبریٰ کے ذریعہ سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرماکر ہم پر روشن کردیا یہ فقیر رفیع الدین تحریر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ خاندان تیموریہ کے الوالعزم وذی علم امرا کی مجلس میں قیامت کی بابت جو کچھ میرے دل میں حاضر تھا بیان کررہا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ اگر یہ مذکور قلم بند کردیا جائے تو نہایت مفید ثابت ہوگا پس جب حسب فرمایش میں نے اُس کے متعلق کچھ لکھا تو دیگر اصحاب نے بھی اس مذکور کے مسطور ہونے میں تاکید کی لہذا تحریر ہوتا ہے

قیامت کی علامتوں میں سے سب سے پہلی علامت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود سرتا پا مسعود اور وفات ہے کیونکہ آپ کے پیدا ہونے کے بعد کمالات میں سے سب سے بہترین کمال جو نبوت و رسالت ہے دنیا سے منقطع ہوا۔ اور آپ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے آسمانی وحی اور خبر کا سلسلہ دنیا سے موقوف ہوا آپ پر جہاد کے حکم کی تکمیل[1] ہوئی تاکہ زمین کو مفسدوں سے پاک کردیں۔ یہ سب قیامت کی نشانیاں ہیں حضور نے قیامت کی بہت سی علامتیں بیان فرمائی ہیں جو دو قسم پر منقسم ہیں اول **علامات صغریٰ** جو آپکی وفات سے حضرت امام مہدی کے ظہور تک وجود میں آئینگی دوم **علامات کبریٰ** جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور سے نفخ صور تک وجود میں آتی رہینگی۔ اور آغاز قیامت یہیں سے ہوگا۔ قیامت کی **علامات صغریٰ** کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت[2] ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکام زمین و ملک کے لگان و محصول کو اپنی ذاتی دولت بنالیں (یعنی اُسکو مصرف شرعی میں خرچ نکریں) زکوٰۃ بطور تاوان وصول کریں۔ لوگ امانت کو مال غنیمت کی طرح (جو کفار سے جہاد میں حاصل کیا جاتا ہے) حلال و طیب سمجھیں۔ شوہر اپنی بیوی کی بیجا اطاعت کرے۔ اولاد والدین کی نافرمانی اور بدلوگوں سے دوستی کرے۔ علم دین حصول دنیا کی غرض سے سیکھا جاوے۔ ہر قبیلہ و قوم میں ایسے لوگ سردار بن جاویں جو اُنمیں سب سے زیادہ کمینے بدخلق لالچی ہوں۔ انتظامات ایسے اشخاص کے سپرد کئے جائیں جو اُن کے لائق نہ ہوں۔ خوف ضرر کی وجہ سے ایسے آدمیوں کی تعظیم و تکریم کیجائے جو خلاف شرع ہوں شراب خوری کھلم کھلا ہونے لگے۔ آلات لہو و لعب اور ناچ گانے کا رواج ہو جائے۔ زناکاری کی کثرت ہو امت کے پچھلے لوگ اگلوں[3] پر لعنت و طعنہ زنی کرنے لگیں تو اس وقت جھکڑ کی نہایت سخت سُرخ رنگ کی آندھی اور دیگر علامات عذاب کے آنے کا انتظار کرو۔ جیسے زمین کا دھنسنا آسمان سے پتھروں کا برسنا صورتوں کا بدلجانا اس کے سوا اور علامات بھی اس طرح پے در پے ظہور پذیر ہونے لگیں گی۔

---

[1] اگرچہ جہاد کا حکم تمام پیغمبروں میں چلا آتا تھا لیکن اس کی پوری تکمیل اور اچھے اصول پر بنیاد آپ ہی کے زمانہ میں پڑی مترجم [2] یہ حدیث ترمذی صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ اصح المطابع وغیرہ میں موجود ہے [3] افسوس آجکل جو لوگ مقتدا بننے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ وہ خود کیسے ہی گندے لالچی۔ دنیا پرست بناوٹی اور مجموعہ اخلاق قبیحہ کیوں نہوں مگر دنیاوی مفاد عزت یا سرکشی نفس امارہ کی بدولت قرون اولے کے مقبول و صادق مسلمانوں پر طعنہ زنی کو اپنی فضیلت اور ترفع خیال کرتے ہوئے عوام کے درمیان پھوٹ ڈالکر قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ ... فتکونن من اصحاب النار کا مصداق بنتے ہیں اور اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کے سچے مضمون کا اپنے تئیں نشانہ بناتے ہیں مترجم

جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹ کر اس کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں
دیگر احادیث میں آیا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے لونڈیوں کی اولاد کی کثرت بے علم و بے ادب و نو دولت لوگوں کی حکومت۔ اغلام بازی چپنی بازی۔ مساجد میں کھیل کود۔ ملاقات کیوقت بجائے سلام کے گالی گلوج بکنا علوم (شرعیہ) کا کم ہونا۔ جھوٹ کو ہنر سمجھنا۔ دلوں سے امانت و دیانت کا اٹھنا۔ فاسقوں کا علم سیکھنا۔ شرم حیا کا جاتا رہنا۔ مسلمانوں پر کفاروں کا چاروں طرف سے ہجوم کرنا[1] ظلم کا اس قدر بڑھ جانا کہ جس سے پناہ لینی مشکل ہو باطل مذاہب جھوٹی حدیثوں اور بدعتوں کا فروغ پانا ہے جب یہ تمام علامات و آثار نمایاں ہو جائیں تو عیسائی بہت سے ملکوں پر غلبہ کر کے قبضہ کر لینگے۔ پھر ایک مدت کے بعد عرب اور شام کے ملک میں ابو سفیان کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جو ساوات کو قتل کریگا۔ اسکا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں جاری ہو جائیگا۔ اس اثنا میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ کے ساتھ جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہو گی۔ لڑنیوالا فرقہ قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیگا۔ بادشاہ روم دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں آ جائیگا۔ اور عیسائیوں کے مذکورہ فرقہ دوم کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فرقہ مخالف پر فتحمند ہو گی۔ دشمن کی شکست کے بعد فرقہ موافق میں سے ایک شخص بول اٹھیگا کہ صلیب غالب ہوئی اور اسی کی برکت کی وجہ سے فتح کی شکل دکھائی دی یہ سنکر اسلامی لشکر سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کریگا اور کہیگا کہ نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اُسی کی برکت سے فتح نصیب ہوئی یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کیلئے پکارینگے کہ جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائیگی بادشاہ اسلام شہید ہو جائیگا۔ عیسائی ملک شام پر بھی قبضہ کر لینگے۔ اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائیگی۔

---

[1] ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے جسمیں کفار ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کیلئے اس طرح مدعو کرینگے جیسے کہ دسترخوان پر کھانے کے لئے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اسوقت ہماری تعداد قلیل ہو گی فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت کثرت سے ہو گے لیکن بالکل ایسے بے بنیاد جیسے رو کے سامنے خس و خاشاک۔ اور تمہارا رعب و داب دشمنوں کے دل سے اٹھ جائیگا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائیگی۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور سستی کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھو گے اور موت سے خوف کرو گے۔ اس حدیث کو ابو داؤد و امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور صحیح ہے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو دینی و دنیوی و اخلاقی امور میں قرون گذشتہ کے مسلمانوں کے قدم بہ قدم چلکر خدا اور رسول کے احکام کے نہایت ہی خلوص کے ساتھ پابند ہونا چاہیے۔ تاکہ یہ وہ بدترین مسلمان ثابت نہوں جو ان احادیث کے مصداق ہونگے تمت [2] یہ حدیث ابو داؤد میں موجود ہے

بقیہ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئینگے ۔ عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہی) پھیل جائیگی اس وقت مسلمان اس تجسس میں ہونگے کہ حضرت امام مہدی کو تلاش کرنا چاہئے تاکہ ان مصائب وغیرہ کے موجب ہوں ۔ اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائیں حضرت امام مہدیؑ اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس بات کے ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کے انجام دہی کی تکلیف دیں مکہ معظمہ چلے جائینگے اس زمانے کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کی تلاش کریں گے ۔ بعض آدمی مہدیت کے جھوٹے دعوے کریں گے . . . . اور اس اثنا میں کہ مہدی رکن و مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہونگے ۔ آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی ۔ اور جبرًا و کرہًا آپ سے بیعت کرے گی اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہ رمضان میں چاند و سورج کو گرہن لگ چکے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئیگی هٰذا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا ۔ اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لینگے حضرت امام مہدیؑ سید اور اولاد فاطمہ رضؓ زہرا میں سے ہیں آپ کا قد و قامت قدرے لانبا ۔ بدن چست ۔ رنگ کھلا ہوا ۔ اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے مشابہ ہوگا ۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلعم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے آپ کا اسم شریف محمد والد کا اسم مبارک عبد اللہ والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا ۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے تنگ دل ہو کر کبھی کبھی ران پر ہاتھ مارتے ہونگے ۔ آپ کا علم لدنی (خدا داد) ہوگا بیعت کے وقت عمر چالیس سال کی ہوگی خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظمہ چلی آئینگی شام ۔ عراق اور یمن کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے انتہا آدمی آپکی افواج میں داخل ہو جائینگے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے جس کو رتاج الکعبہ کہتے ہیں نکالکر مسلمانوں پر تقسیم فرمائینگے ۔ جب یہ خبر اسلامی دنیا میں منتشر ہوگی تو خراسان سے ایک شخص کہ جسکے لشکر کا مقدمۃ الجیش منصور نامی کے زیر کمان ہوگا ایک بہت بڑی فوج لیکر آپکی مدد کیلئے روانہ ہوگا جو رستہ میں ہی بہت سے عیسائیوں و بد دینوں کا صفایا

لہ ابو داؤد یہ حدیث صحیح ہے ؔلہ یہ حدیث بہ روایت ابو داؤد مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۱ مطبوعہ نظامی میں موجود ہے اور صحیح ہے ؔلہ ابو داؤد . . . . . .

امام مہدی کی فوجی تیاریاں اور عیسائی افواج کا اجتماع

کرویگا۔ وہ سفیانی (کہ جس کا ذکراوپر گذر چکا ہے) جو اہل بیت کا دشمن ہوگا جسکی ننہیال قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام مہدی کے مقابلہ کے واسطے فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں آکر پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اُسی جگہ اس فوج کے نیک و بدعقیدے والے سب کے سب دھنس جائینگے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے و عمل کے موافق ہوگا مگر ان میں سے صرف دو آدمی بچ جائینگے۔ ایک حضرت مہدیؑ کو اس واقعہ سے مطلع کرے گا اور دوسرا سفیانی کو افواج عرب کے اجتماع کا حال سنکر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے میں کوششیں کریں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے (شام[۱] میں) مجتمع ہوجائیں گے اُن کی فوج کے اس وقت اسی[۲] جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار (۹۶۰۰۰۰) سپاہ ہوگی۔ حضرت امام مہدیؑ مکہ سے کوچ فرماکر مدینہ منورہ پہونچیں گے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فارغ ہوکر شام کی جانب روانہ[۳] ہو جائیں گے دمشق کے قرب وجوار میں عیسائیوں کی فوج سے آمنا سامنا ہوگا اسوقت حضرت مہدیؑ کی فوج کے تین گروہ ہوجائیں گے ایک گروہ نصاریٰ[۴] کے خوف سے بھاگ جائیگا خداوندکریم اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائیگا باقی ماندہ فوج میں سے کچھ تو شہید ہوکر بدر واحد کے شہدا کے مراتب کو پہونچیں گے اور کچھ بتوفیق ایزدی فتح یاب ہوکر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالیں گے۔ حضرت مہدیؑ پھر دوسرے روز نصاریٰ کے مقابلے کے لئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک بڑی[۵] جمعیت عہد کرلے گی کہ بغیر فتح یا موت کے میدان جنگ سے نہ پلٹیں گے۔ پس یہ کل کے کل شہید ہوجائیں گے حضرت امام مہدیؑ باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکرگاہ میں معاودت فرمائیں گے دوسرے دن پھر ایک جمعیت کثیر عہد کرلے گی۔

کہ موت یا فتح پس حضرت امام کے ہمراہ میدان کارزار میں آکر بڑی بہادری کے بعد جام شہادت نوش کرینگے شام کے وقت حضرت مہدیؑ تھوڑی سی جمعیت کیساتھ مراجعت فرمائینگے تیسرے روز اسیطرح ایک بڑی

[۱] مسلم صفحہ ۳۹۲ انصاری [۲] صحیح بخاری [۳] صحیح مسلم [۴] مسلم صفحہ ۳۹۱ انصاری [۵] مسلم صفحہ ۳۹۲ انصاری

جماعت قسم کھاکر پھر شہید ہوجائیگی حضرت امام مہدیؑ جماعت قلیل کے ساتھ اپنی قیامگاہ میں
واپس تشریف لے آئیں گے چوتھے روز حضرت مہدی رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لیکر جو مقدار میں
بہت کم ہوگی دشمن سے نبرد آزما ہوں گے ۔اس دن خداوند کریم انکو **فتح مبین** عطا فرمائے گا
عیسائی اس قدر قتل و غارت ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بوجاتی رہیگی اور بے سرو
سامان ہوکر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگیں گے مسلمان ان کا تعاقب کرکے بہتوں کو جہنم رسید
کرونیگے اس کے بعد حضرت مہدیؑ بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیروں جانبازوں پر
تقسیم فرمائینگے مگر اس مال[۱] سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس کی بدولت بہت سے خاندان
و قبائل ایسے ہوں گے کہ جن میں فی صدی ایک ایک آدمی بچا ہوگا ۔ بعد ازاں حضرت
امام مہدیؑ بلاد اسلام کے نظم و نسق اور فرائض حقوق العباد کے انجام دہی میں مصروف ہوں
گے ۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے ۔ اور ان مہمات سے فارغ ہوکر فتح قسطنطنیہ
کے لئے کوچ فرمائینگے ۔ بحیرہ روم کے ساحل پر پہونچکر قبیلہ بنو[۲] اسحاق کے ستر ہزار بہادروں کو
کشتیوں پر سوار کرکے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آجکل استنبول کہتے ہیں معین فرمائینگے
جب یہ فصیل شہر کے نزدیک پہونچکر نعرہ اللہ اکبر بلند کرینگے تو اسکی فصیل نام خدا کی برکت
سے منہدم ہوجائیگی مسلمان بلا کرکے شہر میں داخل ہوجائینگے ۔ سرکشوں کو قتل کرکے ملک
کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کرینگے ۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ یا سات
سال کا عرصہ گذریگا ۔ امام مہدی ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہونگے کہ افواہ[۳] اڑیگی
کہ دجال نے مسلمانوں پر تباہی ڈالی ہے اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی
طرف مراجعت فرمائینگے ۔ اور اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سوار جنکے حق میں حضور سرور
کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ میں ان کے ماں باپوں و قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا
ہوں وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہونگے لشکر کے آگے پیچھے بطور طلیعہ روانہ ہوکر معلوم
کرلینگے کہ یہ افواہ غلط ہے پس امام مہدی عجلت و شتابی کو چھوڑ کر ملک کی خبرگیری کی غرض سے آہستگی اختیار
فرمائینگے اسمیں کچھ عرصہ نہ گذریگا کہ دجال ظاہر ہوجائیگا ۔ دجال قوم یہود میں سے ہوگا عوام میں اسکا لقب مسیح

---

[۱] مسلم صفحہ ۳۹۲ مطبوعہ انصاری [۲] صحیح مسلم صفحہ ۳۹۶ انصاری [۳] صحیح مسلم ۳۹۶ انصاری [۴] صحیح بخاری صفحہ ۲۲۲ مجتبائی بسلسلہ تعریف

دجال کا خروج ۔ ... فتح قسطنطنیہ ...

دجال کی شرارت

ہوگا۔ دائیں آنکھ[1] پھلی ہوگی۔ گھونگر والے بال ہونگے۔ سواری میں ایک بہت[2] بڑا گدہا ہوگا۔ اولاً اسکا ظہور ملک عراق و شام کے درمیان ہوگا جہاں نبوت و رسالت کا دعوے کرتا ہوگا پھر وہاں سے اصفہان[3] چلا جائیگا یہاں اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے یہیں سے خدائی کا دعوے کرکے چاروں طرف فساد برپا کریگا۔ اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کرکے لوگوں سے اپنے تئیں خدا کہوائے[4] گا۔ لوگوں کی آزمایش کے لئے خداوند کریم اس سے بڑے خرق عادات ظاہر[5] کرائیگا۔ اس کی پیشانی پر لفظ (ک ف[6] ر) لکھا ہوگا جسکی شناخت صرف اہل ایمان کرسکیں گے اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی جسکو دوزخ سے تعبیر کریگا اور ایک باغ جو جنت کے نام سے موسوم ہوگا مخالفین[7] کو آگ میں موافقین کو جنت میں ڈالیگا مگر وہ آگ درحقیقت باغ کے مانند ہوگی اور باغ آگ کی خاصیت رکھتا ہوگا۔ نیز اس کے پاس اشیائے[8] خوردنی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوگا جس کو چاہیگا دیگا جب کوئی فرقہ[9] اس کی الوہیت کو تسلیم کریگا تو اس کے لئے اس کے حکم سے بارش برسے گی۔ اناج پیدا ہوگا۔ درخت پھلدار مویشی موٹے[10] تازے اور شیر دار ہوجائینگے۔ جو فرقہ اس کی مخالفت کریگا تو اس سے اشیائے مذکورہ بند کردیگا۔ اور اسی قسم کی بہت سی ایذائیں مسلمانوں کو پہونچائیگا مگر خدا کے فضل سے مسلمانوں[11] کو تسبیح و تہلیل کھانے پینے کا کام دیگی۔ اس کے خروج سے پیشتر دو سال تک قحط رہ چکا ہوگا تیسرے[12] سال دوران قحط ہی میں اُسکا ظہور ہوگا۔ زمین کے مدفون[13] خزانے اس کے حکم سے اس کے ہمراہ ہوجائیں گے بعض آدمیوں سے کہیگا کہ میں تمہارے مردہ ماں باپوں کو زندہ کرتا ہوں تاکہ تم اس قدرت کو دیکھ کر میری خدائی کا یقین کرلو پس شیاطین کو حکم دے گا کہ زمین میں سے ان کے ماں باپوں کی ہم شکل ہوکر نکلو۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرینگے اس کیفیت سے بہت سے ممالک پر اس کا گذر ہوگا یہاں تک کہ وہ جب سرحد یمن میں پہونچے اور بد دین لوگ بکثرت اسکے ساتھ ہوجائیں گے تو وہاں سے لوٹ کر مکہ معظمہ کے قریب مقیم ہوجائے گا۔ مگر بسبب محافظت

---

۱ صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۵ المجتبائی و مسلم صفحہ ۴۰۱ الانصاری ۲ بیہقی ۳ صحیح مسلم ۴ صحیح مسلم ۵ صحیح مسلم ۶ بخاری صفحہ ۱۰۵۶ المجتبائی مسلم ۴۰۰ انصاری ۷ صحیح مسلم و بخاری ۸ صحیح بخاری و مسلم شریف ۹ مسلم صفحہ ۴۰۱ الانصاری ۱۰ امام احمد ابوداؤد و طیالسی اور یہ حدیث صحیح ہے ۱۱ امام احمد ابوداؤد و طیالسی ۱۲ صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱ مطبوعہ انصاری

دجال سے مناظرہ — مدینہ منورہ میں زلزلہ

فرشتوں کے مکہ معظمہ[۵۱] میں داخل نہ ہوسکے گا پس وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کرے گا اُس وقت مدینہ کے سات[۵۲] دروازے ہوں گے ہر دروازے کی محافظت کے لیئے خداوند کریم دو دو فرشتے تعیین فرمائیگا جن کے ڈر سے دجال کی فوج داخل شہر نہ ہوسکے گی۔ نیز مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے بدعقیدے و منافق لوگ خائف ہوکر شہر سے نکلکر دجال کے پھندے میں گرفتار ہوجائیں گے اُس وقت مدینہ منورہ میں ایک[۵۳] بزرگ ہوں گے جو دجال سے مناظرہ کرنے کے لیئے نکلیں گے دجال کی فوج کے قریب پہونچکر اُن سے پوچھینگے کہ دجّال کہاں ہے وہ اُن کی گفتگو کو خلاف ادب سمجھکر قتل کرنے کا قصد کریں گے مگر بعض اُن میں کے قتل سے مانع ہونگے اور کہیں گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے اور تمہارے خدا (دجّال) نے منع کیا ہے کہ کسی کو بغیر اجازت کے قتل نہ کرنا۔ پس وہ دجال کے سامنے جاکر بیان کریں گے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ دجّال اُن کو اپنے پاس بلائے گا جب وہ بزرگ دجال کے چہرے کو دیکھینگے تو فرمائیں گے میں نے تجھے پہچان لیا۔ تو وہی دجّال ملعون ہے جسکی خبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور تیری گمراہی کی حقیقت بیان فرمائی تھی دجّال غصہ میں آکر کہیگا کہ اس کو آرے سے چیر دو۔ پس وہ آپ کے دو ٹکڑے کرکے دائیں بائیں جانب ڈال دیں گے پھر دجّال خود ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان سے نکلکر لوگوں سے کہے گا اگر اب میں اس مردہ کو زندہ کردوں تو تم میری خدائی پر پورا یقین کرلوگے وہ کہیں گے ہم تو پہلے ہی آپکی الوہیت کا یقین کرچکے ہیں اور کسی قسم کا شک وشبہ دلمیں نہیں رکھتے ہاں اگر ایسا ہوجائے تو ہم کو مزید اطمینان ہوجائے گا۔ پس وہ اُن دونوں ٹکڑوں کو جمع کرکے زندہ ہونیکا حکم دیگا۔ چنانچہ وہ خدائے قدوس کی حکمت وارادے سے زندہ ہوکر کہیگا اب تو مجکو پورا یقین ہوگیا تو وہی مردود دجّال ہے کہ جسکی ملعونیت کی خبر پیغمبر خدا صلعم نے دی تھی دجال جھنجلاکر اپنے معتقدین کو حکم دیگا کہ اس کو ذبح کردو۔ پس وہ آپ کے حلق پر چھری پھیرینگے مگر اُس سے

---

[۵۱] صحیح مسلم و بخاری [۵۲] بخاری صفحہ ۲۵۳ مجتبائی [۵۳] یہ حدیث آخر تک مسلم شریف صفحہ ۴۰۲ انصاری میں آئی ہے۔

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آپ کو کوئی ضرر نہ پہونچیگا۔ دجّال شرمندہ ہوکر اِن بزرگ کو اپنی دوزخ میں جس کا ذکر اُوپر گزر چکا ڈال دیگا مگر خداوند کریم کی قدرت سے وہ آپ کے حق میں بَرَد و سلام ہو جائے گی اس کے بعد دجال کسی مُردہ کے زندہ کرنے پر قدرت نہ پائیگا اور یہاں سے ملک شام کی جانب روانہ ہو جائیگا قبل اس کے کہ **دمشق پہونچے** حضرت امام مہدیؑ دمشق آچکے ہونگے اور جنگ کی پوری تیاری و ترتیب فوج کر چکے ہونگے۔ اور اسباب حرب و ضرب تقسیم کرتے ہوں گے کہ مؤذن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری ہی میں ہوں گے کہ حضرت عیسےٰ[۵۱] دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ کیے **آسمان سے دمشق** کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوکر آواز دینگے کہ سلم یعنی سیڑھی لے آؤ پس سیڑھی حاضر کردیجائیگی آپ اِس کے ذریعہ سے فروکش ہوکر **امام مہدی سے ملاقات** فرمائینگے امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی کے ساتھ آپ سے پیش[۵۲] آئینگے اور فرمائینگے یا نبی اللہ امامت کیجیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائینگے کہ امامت تمہیں کرو کیونکہ تمھارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے حضرت عیسیٰؑ اقتدا کرینگے۔ نماز سے فارغ ہوکر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰؑ سے کہیں گے یا نبی اللہ اب لشکر کا **انتظام** آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائینگے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہیگا میں تو صرف قتل دجّال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔ رات امن و امان کے ساتھ بسر کرکے صبح کو امام مہدی فوج ظفر موج لیکر میدان کارزار میں تشریف لائینگے۔ حضرت عیسےٰؑ فرمائیں گے کہ میرے لیے گھوڑا و نیزہ لاؤ تاکہ اس ملعون کے شر سے زمین کو پاک کردوں۔ پس حضرت عیسیٰ دجال پر اور اسلامی فوج اُس کے لشکر پر حملہ آور ہوگی۔ نہایت خوفناک و گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائیگی اسوقت دمِ[۵۳] عیسوی کی یہ خاصیت ہوگی کہ جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی ہوگی وہیں تک یہ بھی پہونچیگا اور جس کافر تک آپ کا سانس پہونچیگا تو وہ وہیں نیست و نابود ہو جایا کرے گا **دجال آپکے مقابلہ** سے بھاگے گا آپ اُس کا تعاقب کرتے کرتے مقام لُدّن[۵۴] میں جالینگے

قتل دجال

[۵۱] مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری [۵۲] صحیح مسلم [۵۳] مسلم صفحہ ۴۰۲ انصاری [۵۴] لمعات شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ لُدّن بضم لام و تشدید دال ملک شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے۔ مترجم۔

اور نیزے سے اُسکا کام تمام کر کے لوگوں پر اُس کی ہلاکت کا اظہار کریں گے کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰؑ اُس کے قتل میں عجلت نہ کرتے تو بھی وہ آپ کے سانس سے اس طرح پگلجاتا جیسے پانی میں نمک۔ اسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل و غارت کرنے میں مشغول ہو جائیگی۔ یہودیوں کو جو اُس کے لشکر میں ہونگے کوئی چیز پناہ نہ دیگی۔ یہانتک کہ اگر بوقت شب[۵۱] کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں اُن میں سے کوئی پناہ گزین ہو تو وہ بھی آواز دیگا کہ اے خدا کے بندے دیکھ اِس یہودی کو پکڑ اور قتل کر۔ مگر درخت غرقد اُن کو پناہ دیکر اخفائے حال کریگا زمین پر[۵۲] دجال کے شر و فساد کا زمانہ چالیس[۵۳] روز تک رہے گا کہ جن میں سے ایک دن ایک سال کے ایک ایک مہینہ کے اور ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ باقی ماندہ ایام معمولی دنوں کے برابر ہونگے بعض روایتوں میں ہے کہ دنوں کی درازی بھی دجال کے استدراج کی وجہ سے ہو گی کیونکہ وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنا چاہے گا خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے اُس کی حسب مرضی آفتاب کو روک دیگا۔ اصحاب کرامؓ نے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کے برابر ہوگا اُسمیں ایک دن کی نماز پڑھنی چاہیئے یا سال بھر کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اندازہ و تخمینہ کر کے ایک سال ہی کی نماز ادا کرنی چاہیئے[۵۴]۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ جو ارباب کشف و شہود کے محققین میں سے ہیں کہتے ہیں کہ اُس دن کی تصویر دلمیں یوں آتی ہے کہ آسمان پر ایک ابر محیط طاری ہوگا اور ضعیف و خفیف روشنی جو عموماً ایسے ایام میں ہوا کرتی ہے تاریکی محض سے مبدل نہ ہوگی اور آفتاب بھی نمایاں نہ ہوگا پس لوگ بموجب شرع اندازہ و تخمینہ سے اوقات نماز کے مکلف ہونگے۔ واللہ اعلم بالصواب[۵۵] دجال کے فتنہ کے خاتمہ پر **حضرت امام مہدی و حضرت عیسیٰؑ** اُن شہروں میں کہ جن کو دجال نے تاخت و تاراج کر دیا ہوگا دَورہ فرمائیں گے۔ دجال سے تکلیف[۵۶] اُٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجر عظیم ملنے کی خوشخبری دیکر دلاسا و تسلی دینگے۔ اور اپنی عنایات و نوازشات عامہ سے اُنکے دنیاوی نقصانات کی تلافی کرینگے۔ حضرت عیسیٰؑ قتل خنزیر[۵۷] شکست صلیب اور کفار

۵۱ صحیح مسلم و ابن ماجہ ۵۲ صحیح مسلم و ترمذی و بخاری ۵۳ ترمذی صفحہ ۳۲۵۔ اصح المطابع صحیح مسلم ۵۴ مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری
۵۵ ترمذی صفحہ ۳۲۵۔ اصح المطابع و صحیح مسلم۔

سے جزیہ نہ قبول کرنے کے احکام صادر فرماکر تمام کفار کو اسلام کی طرف مدعو کرینگے
خدا کے فضل وکرم سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہے گا۔ تمام زمین حضرت امام مہدی کے
عدل وانصاف کے چمکاروں سے منور وروشن ہوجائیگی۔ ظلم وبے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام
لوگ عبادت وطاعت الٰہی میں سرگرم ومشغول ہونگے۔ آپ کی خلافت کی میعاد[۵۱] سات۔ آٹھ[۵۲] یا نو[۵۳]
سال ہوگی واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنہ اور ملک کے انتظام میں آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ وجدال میں
اور نواں سال حضرت عیسیٰ کی معیت میں گزریگا۔ اس حساب سے آپکی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔ بعدازاں حضرت
امام مہدی کا وصال ہوجائیگا۔ حضرت عیسےٰ آپکے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائینگے
اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ کے ہاتھ میں آجائیں گے تمام مخلوق
نہایت امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہوگی کہ خدا کی طرف سے آپ[۵۴] پر وحی نازل ہوگی
کہ میں اپنے بندوں میں سے ایسے طاقتور بندوں کو ظاہر کرنے والا ہوں کہ کسی شخص کو اُن کے
مقابلہ کی تاب نہوگی پس میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لیجا تا کہ وہاں پناہ گزین ہوجائیں
حضرت عیسیٰ کوہ طور کے قلعہ میں جو آجکل موجود ہے نزول فرماکر اسباب حرب وسامان رسد مہیا
کرنے میں سرگرم ہوں گے کہ اس اثناء میں توم یاجوج وماجوج سد سکندر کو توڑ کر
ٹڈی دل کی طرح چاروں طرف پھیل جائینگے۔ سوائے مضبوط[۵۵] قلعہ کے کہیں اُن سے
خلاصی کی صورت نہ ہوگی لوگوں کے قتل وغارت کرنے میں بالکل دریغ نہ کرینگے۔ یہ
لوگ یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ اُن کا ملک انتہائے بلاد وشمال بیرون ہفت
اقلیم میں ہے اُن کے جانب شمال دریائے شور ہے کہ جس کا پانی شدت برودت
کی وجہ سے اس قدر غلیظ ومنجمد ہے کہ جس میں جہاز رانی ناممکن ہے اُن
کے شرقی وغربی اطراف میں دیواروں کی مانند دو بڑے بلند پہاڑ واقع ہیں
جن میں آمدورفت کا رستہ نہیں۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک
کھائی تھی جسمیں سے یاجوج وماجوج نکل نکلکر ادھر کے لوگوں کو لوٹ لیا[۵۶] کرتے تھے کہ جس کو

امام مہدی کی وفات

ذکر یاجوج وماجوج

۵۱ ابوداؤد وترمذی ۵۲ حاکم ۵۳ ترمذی صفحہ ۳۲۴ اصح المطابع ۵۴ صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری ۵۵ معالم التنزیل میں لکھا ہے
اُنکے شر سے لوگ قلعوں میں پناہ گزین ہوجائیں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعوں میں انکی دسترس ہوگی ۵۶ بخاری صفحہ ۶۱۰ مجتبائی۔

سکندر ذوالقرنین نے ایک ایسی آہنی دیوار سے کہ جسکی بلندی اُن دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہونچی ہے اور مٹائی ۶۰ گز کی ہے بند کر دیا ہے پس وہ دن پھر نقب زنی اور توڑنے میں مصروف رہتے ہیں مگر رات کو خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے ویسا ہی کر دیتا ہے جناب پیغمبر خدا صلعم کے وقت میں اسمیں اتنا سوراخ ہوگیا تھا کہ جتنا انگوٹھے[ل] اور کلمہ کی انگلی کے درمیان حلقہ سے پیدا ہوتا ہے مگر ابھی تک اسقدر نہیں کہ آدمی نکل سکے جب اُنکے خروج کا وقت آ ئیگا تو یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور وہ وہاں سے نکلیں گے[۲] اُنکی تعداد اس قدر ہے کہ جب انکی **اوّل جماعت بحیرۂ طبریہ**[۳] **میں پہونچیگی** تو اُس کو کل پانی پی پی کر خشک کر دے گی۔ بحیرۂ طبریہ طبرستان میں ایک مربع چشمہ ہے کہ جس کا پاٹ سات سات یا دس دس کوس تک ہے اور نہایت گہرا ہے جب پچھلی جماعت وہاں پہونچے گی تو کہیگی کہ شاید اسجگہ کبھی پانی ہوگا ظلم قتل غارت گری پردہ داری غذا[ب] دہی اور قید کرنے میں مشغول ہوجائینگے اسی کیفیت سے چلتے ہوئے جب ملک شام[۴] میں آئیں تو کہیں گے اب ہم نے زمیں والوں کو تو نیست و نابود کر دیا چلو آسمان والوں کا بھی خاتمہ کر دیں پس آسمان پر تیر پھینکیں گے خداوند کریم اپنی قدرت سے ان کو خون آلودہ کر کے لوٹا دیگا یہ دیکھکر وہ بڑے خوش ہوں گے کہ اب تو ہمارے سوا کوئی نہیں رہا۔ اس فتنہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر غلہ کی اسقدر تنگی ہوگی کہ گائے کا کلہ[۵] سو سو اشرفی تک ہو جائیگا۔ آخر حضرت عیسیٰ ع دعا کے لیے کھڑے ہوں گے آپ کے اصحاب آپکے پیچھے کھڑے ہو کر آمین کہیں گے پس خداوند کریم ایک قسم کی بیماری کہ جسکو عربی میں نغف کہتے ہیں نازل کرے گا یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو بھیڑ یا بکری کی ناک و گردن میں نکلتا ہے اور طاعون کی طرح تھوڑی سی دیر میں ہلاک کر دیتا ہے پس قوم **یاجوج و ماجوج** اس مہلک مرض سے ایک ہی رات میں تباہ ہو جائے گی حضرت عیسیٰ اس حال سے آگاہ ہو کر چند آدمیوں کو بیرون قلعہ تفتیش حال کے لیے بھیجیں گے۔ اور ان سڑی ہوئی لاشوں کی بدبو سے لوگوں کی زندگی مکدر ہوگی + اس مصیبت کے دفعیہ کی غرض سے حضرت عیسیٰ ع پھر معہ اپنے ساتھیوں کے دست بدعا ہوں گے تب خداوند تعالیٰ لمبی لمبی گردن اور جسم والوں جانوروں کو

[ل] قولہ تعالیٰ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ [۲] مسلم صفحہ ۴۰۱۔ انصاری [۳] مسلم صفحہ ۴۰۲۔ انصاری [۴] مسلم شریف ۴۰۱۔ انصاری

حضرت عیسیٰ کی وفات و خلافت جہجاہ مشرق و مغرب میں خسف

جن کو عربی میں عنقا کہتے ہیں بھیجیگا پس وہ جانور بعضوں کو تو کھا لینگے اور بعضوں کو مختلف جزیروں اور دریائے شور میں پھینک دین گے اور اُن کے خون وزرداب سے زمین کو پاک کرنیکی غرض سے بہت بڑی بابرکت بارش ہوگی جو متواتر چالیس روز تک رہیگی جس سے کوئی پختہ وخام مکان بڑا خیمہ اور چھپر بغیر ٹپکے نہ رہیگا۔ اس بارش کیوجہ سے پیداوار نہایت ہی بابرکت وبا افراط ہوگی یہاں تک کہ ایک سیر اناج اور ایک گائے وبکری کا دودھ ایک کنبہ کے لیے کافی ہوگا۔ تمام لوگ آرام وآسایش میں ہوں گے زندہ لوگ مردوں کی آرزو کرینگے۔ روئے زمین پر سوائے اہل ایمان کے اور کوئی نہ رہیگا کینہ وحسد لوگوں سے اُٹھ جائیگا سب کے سب احسان وطاعت وبندگی میں مصروف ہوجائیں گے۔ سانپ اور درندے لوگوں کو ایذا نہ پہونچائین گے۔ قوم یاجوج وماجوج کی تلواروں کی نیام وکمانیں ایک عرصہ تک بطور ایندھن کام میں آئیں گی حالات مذکورہ بالا سات سال تک روبہ ترقی رہینگے اس کے بعد باوجود کثرت خیرات وطاعات کی خواہشات نفسانی قدرے ظہور پذیر ہونے لگین گی یہ سب واقعات حضرت عیسیٰ کے عہد میں ہوں گے دنیا میں آپ کا قیام چالیس سال تک رہیگا۔ آپکا نکاح ہوگا اولاد پیدا ہوگی پھر آپ انتقال فرماکر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ میں مدفون ہوں گے۔ بعد ازان قبیلہ قحطان میں سے ایک شخص مسمی جہجاہ باشندہ ملک یمن آپکے خلیفہ ہوں گے جو نہایت ہی عدل وانصاف کیساتھ اُمور خلافت کو انجام دینگے اُنکے بعد چند اور بادشاہ ہونگے جنکے عہد میں کفر وجہل کی رسوم عام ہوجائیگی اور علم بہت کم ہوجائیگا اسی اثنا میں ایک مکان مشرق میں دوسرا مغرب میں دھنس جائیگا جنمیں منکرین تقدیر ہلاک ہوجائینگے نیز انھیں دونوں میں ایک بڑا دھواں نمودار ہوکر زمین پر چھا جائیگا جس سے آدمی تنگ آجائیں گے مسلمان تو صرف ضعف دماغ وآواز وکدورت حواس وزکام میں مبتلا ہوں گے مگر منافقین وکفار ایسے بیہوش ہوجائیں گے کہ بعض ایکدن بعض دو وبعض تین دن میں ہوشیار ہونگے یہ دھواں چالیس روز تک مسلسل رہیگا پھر مطلع

---

[1] مسلم صفحہ ۴۰۰ [2] انصاری [3] ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے [4] کتاب الوقار ابن جوزی ومشکوۃ [5] مسلم شریف [6] بخاری ومسلم شریف [7] صحیح مسلم [8] ابوداؤد اور ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے [9] صحیح مسلم۔

صاف ہو جائیگا۔ بعدہٗ ماہ ذی الحجہ میں یوم نحر کے بعد رات اس قدر لمبی ہو جائیگی کہ مسافر تنگدل
بچے خواب سے بیدار۔ مویشی چراگاہ کیلئے بیقرار ہو جائینگے۔ یہاں تک کہ لوگ ہیبت و بے چینی کی وجہ سے
نالہ وزاری شروع کرکے توبہ توبہ پکارینگے۔ آخر تین[ل] چار رات کی مقدار کے برابر دراز ہونیکے بعد
حالت اضطرابی میں آفتاب مانند چاند گرہن کے ایک قلیل روشنی کیساتھ جانب[۲] مغرب سے طلوع
ہوگا اسوقت تمام لوگ خدای قدوس کی وحدانیت کا اعتراف و اقرار کرلیں گے۔ مگر اسوقت توبہ کا
دروازہ بند ہو جائیگا اس کے بعد اپنی معمولی روشنی و نورانیت کیساتھ مشرق سے طلوع ہوتا رہیگا۔
دوسرے روز لوگ اسی چرچہ و تذکرہ میں ہوں گے کہ کوہ صفا جو کعبہ کے شرقی جانب واقع ہے زلزلہ سے
پھٹ جائیگا جس میں سے ایک نادر شکل کا جانور جس کے خروج کی افواہ قبل ازیں دو مرتبہ ملک یمن
و نجد میں مشتہر ہو چکی ہوگی برآمد ہوگا۔ بلحاظ شکل یہ حسب ذیل سات جانوروں سے مشابہت رکھتا
ہوگا (۱) چہرے میں آدمی سے (۲) پاؤں میں اونٹ سے (۳) گردنیں گھوڑے سے (۴) دُم میں
بیل سے (۵) سرین میں ہرن سے (۶) سینگوں میں بارہ سینگھے سے (۷) ہاتھوں میں بندر سے
اور نہایت فصیح اللسان ہوگا اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے
میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی تمام شہروں میں ایسی سرعت و تیزی کیساتھ
دورہ کرے گا کہ کوئی فرد بشر اس کا پیچھا نہ کرسکے گا اور کوئی بھاگنے والا اس سے چھٹکارا نہ پاسکے گا
ہر شخص پر نشان لگاتا جائیگا اگر وہ صاحب ایمان ہے تو حضرت موسیٰ کے عصا سے اس کی
پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچ دیگا جسکی وجہ سے اُس کا تمام چہرہ منور ہو جائیگا۔ اگر صاحب
ایمان نہ ہو تو حضرت سلیمان کی انگشتری سے اسکی ناک یا گردن پر سیاہ مُہر لگائیگا جس کے
سبب سے اُس کا تمام چہرہ مکدر و بیرونق ہو جائیگا یہاں تک کہ اگر ایک دستر خوان پر
چند آدمی جمع ہو جائیں تو ہر ایک کے کفر و ایمان میں بخوبی امتیاز ہو سکے گا اس جانور کا

طلوع شمس از مغرب ۱۲۰۱ھ

ظہور دابۃ الارض ۱۲۱۱ھ

[ل] تفسیر کمالین [۲] چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ یَوْمَ یَأْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ یہاں مراد لفظ بعض آیات سے آفتاب کا
مغرب سے طلوع کرنا ہے جیساکہ صحیحین میں آیا ہے [۳] جیساکہ سورۂ نمل میں ہے۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ
اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۵

نام دابۃ الارض ہے ۔ جو اس کام سے فارغ ہو کر غائب ہو جائیگا آفتاب کے مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض کے ظہور سے نفخ صور تک ایکسو بیس سال کا عرصہ ہوگا ۔ دابۃ الارض کے غائب ہونے کے بعد **جنوب کی طرف** سے ایک نہایت فرحت افزا ہوا چلے گی جسکے سبب سے ہر صاحب ایمان کی بغل میں ایک درد پیدا ہوگا ۔ جسکے باعث افضل فاضل سے فاضل ناقص سے ناقص فاسق سے پہلے بالترتیب مرنے شروع ہو جائینگے قرب قیامت کے وقت حیوانات جمادات ۔ چابک اور تسمہ پا وغیرہ کثرت کے ساتھ گویا ہوں گے ۔ جو گھروں کے احوال اور دیگر امور سے خبر دینگے ۔

جب تمام اہل ایمان اس جہان سے کوچ کر جائیں تو اہل حبش کا غلبہ ہوگا اور تمام ممالک میں انکی سلطنت پھیل جائیگی خانہ کعبہ کو ڈھا دینگے ۔ حج موقوف ہو جائیگا ۔ قرآن شریف دلوں ۔ زبانوں اور کاغذوں سے اٹھا لیا جائے گا ۔ خدا ترسی حق شناسی ۔ خوف آخرت ۔ لوگوں کے دلوں سے معدوم ہو جائے گا شرم وحیا جاتی رہیگی ۔ بر سر راہ گدہوں اور کتوں کی طرح سے زنا کرینگے ۔ حکام کا ظلم وجہل اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھ جائیگی پس دیہات ویران ہو جائینگے بڑے بڑے قصبے گاؤں کے مانند اور بڑے بڑے شہر معمولی قصبوں کے مانند ہو جائیں گے ۔ قحط وبا اور غارت گری کی آفتیں پے در پے نازل ہونے لگیں گی ۔ جماع زیادہ ہوگا ۔ اولاد کم ۔ رجحانیت الی الحق دلوں سے اٹھ جائے گی ۔ جہالت اسقدر بڑھ جائے گی کہ کوئی لفظ اللہ تک کہنے والا نہ رہیگا ۔ اس اثنا میں ملک شام میں امن وارزانی نسبتاً زیادہ ہوگی پس دیگر ممالک سے ہر قسم کے لوگ آفتوں سے تنگ آ کر معہ عیال واطفال کے ملک شام کیطرف چلنے شروع ہو جائینگے کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑی آگ جنوب کی طرف سے نمودار ہو کر لوگوں پر بڑھیگی جس سے لوگ بے تحاشا بھاگینگے آگ ان کا تعاقب کریگی جب لوگ دوپہر کے وقت تھک تھکا کر پڑ جائیں تو آگ بھی ٹھہر جائیگی جب دھوپ تیز نکل آئے تو آگ پھر انکا پیچھا کرے گی جب شام ہو جائے تو ٹھہر جائے گی اور آدمی بھی آرام لینگے صبح

جنوب کی طرف سے ہوا کا چلنا

آگ کا جنوب سے نمودار ہونا

ے ترمذی ے صحیح بخاری ومسلم شریف ے صحیح بخاری ے مسلم ے صحیح بخاری ومسلم شریف ے صحیح مسلم وترمذی ے صحیح بخاری ومسلم ے صحیح بخاری ۔

ہوتے ہی آگ پھر تعاقب کریگی اور آدمی اُس سے بھاگین گے اِس طرح کرتے کرتے ملک شام تک پہونچا دے گی اس کے بعد آگ لوٹکر غائب ہوجائیگی بعدازان کچھ لوگ جب وطن اصلی کیوجہ سے اپنے ملکوں کی طرف روانہ ہونگے مگر بحیثیت مجموعی بڑی آبادی مُلک شام میں رہیگی قرب قیامت کی یہ آخری علامات ہیں اسکے بعد قیام قیامت کی اول علامت یہ ہے کہ لوگ تین چار سال تک غفلت میں پڑے رہینگے اور دنیاوی نعمتین اموال اور شہوت رانیاں بکثرت ہوجائینگی کہ جمعہ کیدن جو یوم[۱] عاشورہ بھی ہوگا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوجاینگے کہ ناگاہ ایک بار یک لمبی آواز آدمیوں کو سنائی دیگی یہی نفخ صور ہوگا تمام اطراف کے لوگ اُس کے سننے میں یکسان ہوں گے اور حیران ہوں گے کہ یہ آواز کیسی ہے کہاں سے آتی ہے پس رفتہ رفتہ یہ آواز مانند کڑاک بجلی کے سخت وبلند ہوتی جائیگی۔ آدمیوں میں اُسکی وجہ سے بڑی بے چینی وبے قراری پھیل جایگی جب وہ پوری سختی پر آجائے تو لوگ خوف وہیبت کیوجہ سے مرنے شروع ہوجائینگے زمین میں[۲] زلزلہ آئیگا جس کے ڈر سے لوگ گھروں کو چھوڑکر میدانوں میں بھاگینگے اور[۳] وحشی جانور خایف ہوکر لوگوں کیطرف میل کرینگے زمین جابجا[۴] شق ہوجائیگی سمندر اُبل کر[۵] قرب وجوار کے مواضعات پر چڑھ جائیں گے آگ بجھ جائیگی نہایت محکم وبلند پہاڑ[۶] ٹکڑے ٹکڑے ہوکر تیز ہوا کے چلنے سے ریت کیمواقف اُڑینگے۔ گرد وغبار کے اُٹھنے اور آندھیوں کے آنے کے سبب جہان تیرہ وتار ہوجائیگا۔ وہ آواز دم بدم سخت ہوتی جائیگی یہاں تک کہ اُس کے نہایت ہولناک ہونے پر آسمان پھٹ جائینگے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوجائینگے۔

نفخ صور

جب آدمی مرجائیں تو ملک الموت ابلیس کی قبض روح کے لیے متوجہ ہوں گے یہ ملعون چاروں طرف دوڑتا پھرے گا۔ ملایکہ گرزہائے آتشین سے مار مار کر لوٹا دینگے اور اُس کی روح قبض کر لیں گے۔ سکرات موت کی جتنی تکالیف تمام افراد بنی آدم پر گذری ہیں اُس پر تنہا گذرینگی نفخ صور کے مسلسل چھ ماہ تک پھنکنے کے بعد نہ آسمان رہیگا نہ ستارے نہ پہاڑ۔

ابلیس کی موت کا بیان

---

۱ صحیح مسلم ۲ جیساکہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۳ قرآن میں ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی جانور آدمیوں کیساتھ اکھٹے کیے جائیں گے شاہ رفیع الدین ۴ قولہ تعالی وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ ۵ قولہ تعالی وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ یعنی جب دریا چلیں شاہ عبد القادر ۶ قولہ تعالی وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ

نہ سمندر نہ اور کوئی چیز سب کے سب نیست و نابود ہو جائینگے فرشتے بھی مرجائینگے مگر کہتے ہیں کہ آٹھ چیزیں فنا سے مستثنی ہیں اوّل عرش دوم کرسی سوم لوح چہارم قلم پنجم بہشت ششم صور ہفتم دوزخ ہشتم ارواح لیکن ارواحوں کو بھی بیخودی و بیہوشی لاحق ہو جائیگی۔ بعضوں کا قول ہے کہ یہ آٹھ چیزیں بھی تھوڑی دیر کے لیے معدوم ہو جائینگی۔ حاصل کلام جب سوائے ذات باری تعالیٰ کوئی اور باقی نہ رہے تو خداوند رب العزت فرمائے گا۔ کہاں ہیں بادشاہاں و مدعیان سلطنت کس[1] کے لیے آجکی سلطنت ہے پھر خود ہی ارشاد فرمائیگا۔ خدائے یکتا و قہار کے لیے ہے بس ایک وقت تک صرف ذات واحد ہی رہیگی۔ پھر ایک مدت کے بعد کہ جسکی مقدار سوائے اُس کے اور کوئی نہیں جانتا از سر نو سلسلہ پیدائش کی بنیاد قایم کرے گا۔ آسمان زمین اور فرشتوں کو پیدا کرے گا زمین کی ہیئت اُس وقت ایسی ہوگی کہ اُس میں عمارتوں۔ درختوں۔ پہاڑوں اور سمندروں وغیرہ کا نشان نہ ہوگا اس کے بعد جس جس مقام سے لوگوں کو زندہ کرنا منظور ہوگا تو اُسی جگہ پہلے اُنکی[2] ریڑھ کی ہڈی کو پیدا کر کے رکھ دیا جائیگا اور اُن کے دیگر اجزائے جسمانی کو اُس ہڈی کے متصل رکھدینگے ریڑھ کی ہڈی اُس ہڈی کو کہتے ہیں جس سے تمام جسم کی ہڈیوں کی پیدائش شروع ہوتی ہے۔ ترتیب اجزا کے بعد ان اجزائے مرکبہ پر گوشت و پوست چڑھا کر جو صورت ان کے مناسب حال ہو عطا ہو جائیگی قالب جسمانی کے تیار ہونے کے بعد تمام ارواحوں کو صور میں داخل کر کے حضرت اسرافیل کو حکم ہوگا کہ اُنکو پوری طاقت سے پھونکیں اور خود خداوند کریم ارشاد فرمائیگا قسم ہے میرے عز و جلال کی کوئی روح اپنے قالب سے خطا نکریگی پس روحیں اپنے اپنے جسموں میں اسطرح آجائینگی جیسے گھونسلوں میں پرندے۔ صور اسرافیل میں تعداد ارواح کے موافق سوراخ ہیں جن میں سے روحیں پھونکنے پر مہر و ملخ کی طرح نکل کر اپنے اپنے قالبوں میں داخل ہو جائینگی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کا رابطہ جسموں سے قایم ہو جائیگا۔ اور سب کے سب زندہ ہو جائینگے۔ اسکے بعد صور پھر پھونکا جائیگا جس کی وجہ سے زمین پھٹکر تمام لوگ برآمد ہوں گے اور گرتے پڑتے

---

[1] لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ [2] صحیح بخاری و مسلم صفحہ ۷۰۴ مطبوعہ انصاری

احوال میدان حشر و گرمی آفتاب

آواز صور کی جانب دوڑینگے یہ صور بیت المقدس کے اس مقام پر جہاں صخرہ معلق ہے پھوں کا جائیگا۔ نفخ ارسال اروح الی الابدان میں اور اس نفخ ثانی میں چالیس[۱] برس کا عرصہ ہوگا قبروں میں سے آدمی اُسی شکل[۲] میں پیدا ہوں گے جیسے کہ بطن مادر سے یعنی برہنہ تن[۳] بے ختنہ بے ریش ہوں گے مگر صرف سروں پر بال اور منہ میں دانت ہوں گے تمام خورد کلاں گوں گے بہرے لنگڑے اور ناتواں سب کے سب سلیم الاعضا پیدا ہوں گے سب سے پہلے زمین[۴] سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھینگے آپ کے بعد حضرت عیسیٰ پھر جگہ جگہ سے انبیا صدیقین شہدا صالحین اُٹھینگے بعد ازاں عام مومنین پھر فاسقین پھر کفار تھوڑی تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے برآمد ہونگے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر[۵] آنحضرت صلعم اور حضرت عیسیٰ کے درمیان ہوں گے حضور سرور کائنات صلعم کی اُمت آپ کے پاس اور دیگر اُمتین اپنے اپنے پیغمبروں کے پاس مجتمع ہو جائینگی۔ شدت ہول وخوف کے سبب تمام کی آنکھیں آسمان کی جانب ہوں گی۔ کوئی شخص کسیکی شرمگاہ[۶] پر نظر نہیں ڈال سکیگا۔ اگر ڈالے بھی تو وہ بچوں کی طرح دواعی شہوت سے خالی ہوگا۔ جب تمام لوگ اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہو جائیں تو آفتاب اسقدر نزدیک کردیا جائیگا کہ کہیں گے کوئی ایک میل[۷] کے فاصلے پر ہے آسمان کی طرف سے چمکنے والی بجلیاں اور خوفناک آوازیں سنائی دینگی۔ آفتاب کی گرمی کی وجہ سے تمام کے بدنوں سے پسینہ جاری ہوجائیگا پیغمبروں اور نیک بخت مومنوں کے تو صرف تلوے تر ہوں گے۔ عام مومنین کے ٹخنے پنڈلی گھٹنے زانو۔ کمر سینہ اور گردن تک حسب اعمال پسینہ چڑھ جائے گا۔ کفار منہ اور کانوں تک پسینہ میں غرق ہو جائینگے۔ اور اس سے انکو سخت تکلیف ہوگی بھوک پیاس کی وجہ سے لوگ لاچار ہو کر خاک پھانکنے لگیں گے۔ اور پیاس بجھانیکی غرض سے حوض کوثر کی طرف جائینگے دیگر انبیا علیہم السلام کو بھی حوض عطا کئے جائینگے مگر وہ لطافت و وسعت میں حوض کوثر سے بہت کم ہوں گے گرمی آفتاب کے سوا اور بھی نہایت ترسناک و ہولناک امور پیش آئینگے ایکہزار سال کی مقدار

[۱] صحیح بخاری [۲] قولہ تعالیٰ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ جیسا کہ ہم نے (اس خلقت) کو اول مرتبہ پیدا کیا ہے (اسیطرح) دوبارہ بھی پیدا کرینگے [۳] صحیح بخاری و مسلم صفحہ ۳۸۴ انصاری [۴] صحیح مسلم [۵] ترمذی [۶] صحیح بخاری و صحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ انصاری [۷] صحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ مطبوعہ انصاری

تک لوگ انہیں تکالیف و مصائب میں مبتلا رہینگے اور سات گرہوں کو جن کا ذکر آگے آئیگا سایہ میں
جگہ دیجائیگی۔ تمام روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سایہ والے گروہ چالیس فرقوں پر مشتمل ہونگے
پس آخر لوگ لاچار ہوکر شفاعت[1] کی غرض سے حضرت آدم کے پاس جاکر عرض کرینگے کہ یا ابوالبشر
تمہی وہ شخص ہو جنکو خداوند نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ فرشتوں سے سجدہ کرایا جنت میں
سکونت عطا فرمائی اور تمام اشیاء کے نام سکھائے پس آج آپ ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہمکو خداوند کریم
ان مصائب سے نجات دے آپ فرمائینگے کہ خداوند کریم آج اسقدر بر سر غضب ہے۔ کہ ایسا کبھی نہ تھا اور
نہ آیندہ ہوگا۔ چونکہ مجھسے ایک لغزش سرزد ہوئی ہے وہ یہ کہ باوجود ممانعت میں نے گیہوں کا دانہ کھایا تھا
پس اسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں مجھ میں شفاعت کرنیکی طاقت نہیں ہے مگر حضرت نوح کے پاس جاؤ
کہ وہ اول پیغمبر ہیں جنکو خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا پس لوگ آپکے پاس آئینگے اور کہیں گے
کہ اے نوح آپ ہی وہ پیغمبر ہیں جو سب سے پہلے آدمیوں کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے اور آپ کو
خدا نے بندۂ شکر گذار[3] کا لقب عطا فرمایا ہماری حالت زار کو دیکھکر ہماری شفاعت کیجئے آپ فرمائینگے
کہ آج خداوند کریم ایسا بر سر غضب ہے کہ نہ کبھی تھا نہ ہوگا اور مجھسے ایک لغزش ہوئی ہے وہ یہ کہ میں نے
ادب کا لحاظ نہ کرکے اپنے بیٹے کی غرقابی کے وقت بارگاہ الٰہی میں[4] اسکی نجات کا سوال کیا تھا پس
اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں میرا منہ نہیں کہ شفاعت کر سکوں مگر ہاں حضرت ابراہیم کے
پاس جاؤ کہ خداوند قدوس نے انکو اپنا خلیل[5] فرمایا ہے پس لوگ آپکے پاس آئیں گے اور کہیں گے
خداوند نے آپکو خلیل کے خطاب سے ملقب کیا ہے اور آگ کو آپکے واسطے برد و سلام[6] کردیا امام پیغمبران
بنایا پس ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ان تکالیف سے رہائی ہو آپ فرمائینگے آج خدای قدوس اسقدر بر سر غضب

[1] یہ حدیث صحاح ستہ میں آئی ہے [2] قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ فَاَزَلَّهُمَا
الشَّيْطٰنُ عَنْهَا الآیہ [3] قولہ تعالیٰ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ اِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا [4] وَنَادٰى
نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِي مِنْ اَهْلِي وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِينَ ۝ قَالَ يٰنُوحُ
اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اِنِّي اَعِظُكَ اَنْ
تَكُونَ مِنَ الْجٰهِلِينَ سورۂ ہود [5] قولہ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيمَ خَلِيلًا سورۂ نساء [6] قولہ
تعالیٰ قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيمَ۔ سورۂ انبیاء

ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا نہ ہوگا۔ مجھ سے تین مرتبہ ایسا کلام سرزد ہوا ہے کہ جس میں جھوٹ کا وہم ہو سکتا ہے پس اُسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اس لیے مجھ میں شفاعت کرنیکی قوت نہیں ہی یہ بات معلوم کرنیکے قابل ہی کہ حضرت ابراہیمؑ سے حسب ذیل تین موقوں پر ایسا کلام سرزد ہوا ہی جسمیں جھوٹ کا وہم ہو سکتا ہے اول یہ کہ ایک مرتبہ آپکی قوم نے عید کے دن عمدہ عمدہ کھانے پکا کر اپنے بتوں کے سامنے رکھدیئے پھر بتخانہ کے دروازوں کو بند کرکے عید منانے کے لیے نہایت کر و فر کے ساتھ میدان میں گئے۔ حضرت ابراہیمؑ سے بھی کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیئے آپنے ستاروں[۱] کی طرف دیکھکر جواب دیا کہ میری طبیعت ناساز معلوم ہوتی ہے۔ یہ اول کلام ہے جس میں ایہام کذب ہو سکتا ہی دوم یہ کہ جب قوم میدان مذکور میں چلی گئی تو آپ تبر ہاتھ میں لیکر بتخانہ میں قفل کھولکر داخل ہوئے اور بتوں سے کہنے لگے کہ یہ لذیذ نعمتیں کیوں[۲] نہیں کہاتے جب اُنھوں نے کچھ جواب نہ دیا تو پھر فرمانے لگے کہ مجھ سے کیوں نہیں بولتے۔ جب اس پر بھی خاموش رہے تو آپ نے تمام کو توڑ ڈالا[۳]۔ مگر بڑے بُت کے صرف ناک کان توڑے اور تبر کو اُس کے کاندھے پر رکھدیا اور دروازے کو بدستور مقفل کرکے گھر تشریف لے آئے۔ کفار جب میدان سے واپس آئے تو اس ماجرے کو دیکھکر آگ بگولا ہوگئے اور اس فعل کے مرتکب کے تجسس[۴] میں ہوئے اُنمیں سے بعض کہنے لگے کہ ہم نے ایک جوان مسمّی[۵] ابراہیمؑ کو بتوں کی مذمت کرتے ہوئے سنا ہی یہ کام اس کا معلوم ہوتا ہے پس ابراہیمؑ کو بلاکر پوچھا کیا یہ کام[۶] تو ہی نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں[۷] بلکہ اس بڑے بُت نے کیا ہے۔ دیکھو تبر کو کاندھے پر دھر رکھا ہے اور غصہ میں آکر بیچاروں کو توڑ ڈالا ہے۔ پس تم لوگ اُنھیں شکستہ اور مجروح بتوں سے پوچھو تاکہ وہ حقیقت حال کو خود بیان کردیں یہ دوسرا ایہام کذب ہے سوم یہ کہ جب[۸] حضرت

---

[۱] قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۱۲ [۲] قولہ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ سورۃ الصٰفٰت [۳] قولہ تعالیٰ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ سورۃ انبیاء [۴] قولہ تعالیٰ قَالُوا مَنْ فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ سورۃ انبیاء [۵] قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ سورۃ انبیاء [۶] قولہ تعالیٰ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ سورۃ انبیاء قَالُوا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ سورۃ انبیاء [۷] قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ۔ سورۃ انبیاء۔

حضرت ابراہیمؑ کا مصر میں

ابراہیمؑ اپنے شہر کو چھوڑ کر حران میں چچا کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں چچازاد بہن سارہ سے شادی کرلی اور پھر یہاں سے بھی بوجہ مخالفت دینی چچا سے جدا ہوکر اور سارہ کو اپنے ساتھ لے کر **مصر کی طرف ہجرت** کی اُس وقت مصر میں ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر خوب صورت عورت کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہوتی تھی تو اوس کو قتل کرادیتا تھا اگر سوائے شوہر کے کوئی اور وارث ساتھ ہوتا تھا تو اُس کو کچھ دے دلاکر راضی کرلیتا تھا جب حضرت ابراہیمؑ وہاں پہونچے تو اس ماجرے کو سُنکر حیران ہوگئے اتنے میں اس ظالم بادشاہ کے سپاہیوں نے آکر پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے یہ اس لیے فرمایا کہ سارہ آپکی چچازاد بہن تھیں نیز بموجب اس حکم کے کہ انما المومنون اخوۃ آپس میں وہی بھائی بہن ہوتے تھے اور سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی سمجھا دیا کہ اگر تم سے کوئی پوچھے تو کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے یہ تیسرا ایہام کذب ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ اُس ظالم بادشاہ کے آدمی حضرت سارہ کو لے گئے تو حضرت ابراہیم نماز میں مشغول ہوئے۔ خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اُن تمام پردوں اور دیواروں کو جو درمیان میں حائل تھیں اُٹھا دیا۔ یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی حضرت سارہؑ آپکی نظر سے غائب نہ ہوئیں سپاہیوں نے حضرت سارہؑ کو اس ظالم کے مکان میں لے جاکر بٹھا دیا جب وہ ظالم آپ کے پاس آیا تو تین مرتبہ نیت بد سے ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن ہر مرتبہ اُس کے اعضا شل ہوکر بیہوشی کی سی حالت طاری ہوجاتی تھی۔ اور تائب ہوکر حضرت سارہ سے طالب دعا ہوتا تھا کہ میری رہائی ہو۔ پس آپ کی دعا سے بحال ہوجاتا تھا۔ آخرکار اُس نے سپاہیوں کو بلاکر کہا کہ یہ جادوگرنی ہے اسکو فوراً یہاں سے لے جاؤ اور ہاجرہ کو اس کے ہمراہ کرکے نہایت احتیاط کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہونچا دو۔ آپ مصر کو ناپسند کرکے ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہیں سکونت اختیار کی یہاں یہاں تک حضرت ابراہیم کے ایہام کذب کا قصہ تمام ہوا آمدم برسر مطلب حضرت ابراہیمؑ لوگوں

ملہ یہ حدیث اخیر تک صحیح بخاری و مسلم شریف میں موجود ہے۔

سے فرمائیں گے کہ حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ خداوند کریم نے اون کو اپنا کلیم بنایا ہے پس لوگ آپکی طرف آئیں گے اور کہینگے اے موسیٰ آپ ہی وہ شخص ہیں جنسے بغیر کسی واسطہ خداوند نے گفتگو کی اور توریت اپنی دست قدرت سے لکھکر دی ہماری شفاعت کیجے آپ جواب دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آج اسقدر بر سر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا میرے ہاتھ سے ایک قبطی شخص[له] بغیر اسکی اجازت مقتول ہو چکا ہے اُس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اُس لیے مجھ میں شفاعت کرنیکی قدرت نہیں ہے ہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم کے پاس جاؤ پس وہ حضرت عیسیٰ کے پاس آکر کہیں گے اے عیسیٰ خدا نے آپکو روح اور اپنا کلمہ کہا۔ جبرئیل کو آپ کا رفیق بنایا آیات بیّنات عطا کیں آج ہماری شفاعت کیجئے تاکہ خداوند تعالیٰ ان مصائب سے نجات دے آپ فرمائیں گے خداوند آج کے دن اسقدر بر سر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا۔ چونکہ میری اُمت نے کبھی تو مجکو خدا کا بیٹا قرار دیا اور کبھی عین خدا اور ان اقوال کی تعلیم کو میری طرف منسوب کیا پس میں ان اقوال کی تحقیقات کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں تاب شفاعت نہیں رکہتا۔ البتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پس لوگ آنحضرت صلعم کے پاس آکر کہیں گے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ محبوب خدا ہیں خدا نے آپ کو اگلے پچھلے[٢] تمام گناہوں کی معافی کی خوشخبری دی ہے۔ پس اگر دیگر لوگوں کو خدا کی طرف سے ایک قسم کے عتاب کا خوف ہو تو سہی مگر آپ تو اس سے محفوظ و مامون ہیں آپ خاتم النبیین[٣] ہیں اگر آپ بھی ہمکو نفی میں جواب دیں تو ہم کس کے پاس جائیں آپ ہمارے لیے درگاہ الٰہی میں شفاعت کیجئے تاکہ ہمکو ان مصیبتوں سے رہائی ہو آپ ارشاد فرمائیں گے کہ ہاں مجھ ہی کو خدا نے اس لائق بنایا ہے تمہاری شفاعت کرنی آج میرا حق ہے پس آپ درگاہ ایزدی کی جانب متوجہ ہوں گے حق تعالیٰ اُس روز جبرئیل کو براق دیکر تمام لوگوں کے سامنے بھیجے گا۔ آنحضرت صلعم اس پر سوار ہوکر آسمان کی طرف روانہ ہوں گے آدمیوں کو آسمان پر ایک نہایت

له قوله تعالیٰ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ إلى ان قال فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ الآية

٢ه قوله تعالیٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ سورہ فتح

٣ه قوله تعالیٰ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا احزاب

نورانی وکشادہ مکان دکھائی دیگا جسمیں حضور داخل ہوجائینگے اس مکان کا نام مقام محمود[1] ہے
پس جب تمام لوگ اس مکان میں آپکو داخل ہوتے ہوئے دیکھ لینگے تو آپکی تعریف وتوصیف کرنے
لگین گے حضور کو یہاں سے عرش معلے پر تجلی الٰہی نظر آئیگی جسکو دیکھتے ہی آپ سات روز تک
مسلسل سربسجود رہینگے تب ارشاد الٰہی ہوگا کہ اے محمد سر اٹھاؤ جو کہوگے سنوں گا جو مانگوں گے
دوں گا اگر شفاعت کروگے قبول کروں گا پس حضور اپنے سر مبارک کو اٹھاکر خدائے قدس کی
اس قدر حمد وثنا بیان کریں گے کہ اولیں وآخرین میں سے کسی نے نہ کی ہوگی باوجود اسکے آپ
فرمائیں گے کہ میں کماحقہ حمد وثنا ادا نہ کرسکا اس کے بعد آپ ارشاد فرمائیں گے اے خدا تونے
بذریعہ جبرئیل وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کیدن جو تو چاہیگا سو دونگا پس میں اس عہد کا ایفا چاہتا
ہوں۔ حق تعالی جواباً ارشاد فرمائیگا جبرئیل نے جو کچھ پیغام پہونچایا تھا وہ بالکل بجا اور درست تھا
آج بیشک میں تجکو خوش کروں گا اور تیری شفاعت قبول کروں گا۔ زمین کی طرف جاؤ میں بھی
زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہوں۔ بندوں کا حساب لیکر ہر ایک کو حسب اعمال جزا دونگا
پس حضور سرور کائنات زمین پر واپس تشریف لے آئیں گے لوگ آپ سے دریافت
کرینگے کہ خداوند نے ہمارے حق میں کیا ارشاد فرمایا۔ آپ جواب دیں گے خدائے
قدوس زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہے۔ ہر ایک کو حسب اعمال جزا دیگا۔ اسی اثنا میں
ایک بہت بڑا نور نہایت ہولناک آواز کیساتھ آسمان سے زمین پر اتریگا۔ قریب آنے پر فرشتوں کی
تسبیح وتہلیل کی آوازیں سنائی دینگی لوگ ان سے پوچھین گے کہ ہمارا پروردگار اسی نور میں
ہے فرشتے جواباً کہیں گے خداوند کریم کی شان اس سے کہیں برتر ہے ہم تو آسمان دنیا کے
فرشتے ہیں۔ اور اترکر زمین کے دور ترین کناروں پر صف بستہ ہوجائیں گے بعد ازاں
اس سے کہیں زیادہ نور معہ ہولناک آواز کے آسمان سے نازل ہوگا نزدیک پہونچنے پر لوگ
پھر پوچھیں گے کیا تجلیات الٰہی اسی نور میں ہیں فرشتے جواب دیں گے کہ خدائے قدوس

[1] قولہ تعالیٰ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا سورہ بنی اسرائیل [2] قولہ تعالیٰ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ اور اے پیغمبر تمہارا پروردگار رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف بستہ ہونگے اور اس دن جہنم سب کے روبرو لاحاضر کی جائیگی اسدن انسان چیتیگا مگر اسوقت اسکے چیتنے کا کیا فائدہ۔

اس سے کہیں برتر ہے ہم تو دوسرے آسمان کے فرشتے ہیں۔ پس یہ فرشتے بھی پہلے فرشتوں کے قریب صف بستہ ہو جائینگے اسطرح ہر ایک آسمان کے فرشتے پہلے سے زیا عظمت وجلال کیساتھ یکے بعد دیگرے اُتر کر سابق فرشتوں کے قریب سلسلہ وار صف بستہ ہو جائیں گے اسکے بعد عرش معلےٰ کے فرشتے نازل ہو کر سب کے آگے صف بستہ ہو جائیں گے پھر حضرت اسرافیل کو صور کے پھونکنے کا حکم ہوگا جسکی آواز سُنتے ہی تمام لوگ بیہوش ہو جائینگے۔ مگر صرف حضرت موسیٰ جو تجلیات الٰہی کو کوہ طور پر دیکھکر بیہوش ہو گئے تھے برداشت کر سکیں گے۔ پس حق تعالےٰ عرش پر جلوہ فرما کر نزول فرمائیگا اِس عرش کو آٹھ فرشتے اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اسکے اگلے حصے کو اس مقام پر جہاں آجکل بیت المقدس میں صخرہ معلق ہے رکھدینگے اس عرش کے زیر سایہ بموجب حدیث حسب ذیل سات گرہوں کو جگہ دیجائیگی (۱) بادشاہ عادل (۲) نوجوان عابد (۳) وہ شخص جو محض ذکر الٰہی اور نماز کی غرض سے ہمیشہ مسجد سے دلی لگاؤ رکھے (۴) وہ شخص جو خلوت وتنہائی میں شوق وخوف الٰہی کی وجہ سے تضرع وزاری کرے (۵) وہ دو شخص جو خالصًا لوجہ اللہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ظاہر وباطن میں یکساں ہوں (۶) وہ شخص جو خیرات اس طرح کرے کہ سوائے خدا کے اور اُس کے کوئی نجانے (۷) وہ شخص جسکو زن حسینہ وجمیلہ وصاحبہ ثروت بغرض فعل بد طلب کرے اور وہ محض خوف الٰہی کی وجہ سے باز رہے بعض روایتوں میں ان کے علاوہ کچھ اور گرہوں کا بھی ذکر آیا ہے یہ واضح رہے کہ عرش کا سایہ ان گروہوں پر نہایت سخت گرمی وتیزی آفتاب کی حالت میں ہوگا جیساکہ پہلے مذکور ہو چکا۔ کیفیت نزول عرش بوجہ بیہوشی کے کسی کو معلوم نہوگی۔ اس کے بعد پھر اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا جس کے سبب تمام لوگ ہوش میں آجائیں گے اور عالم غیب وشہود کے درمیان جو پردے آجتک حائل تھے اُٹھ جائینگے۔ اور فرشتے۔ جن اعمال۔ اقوال بہشت دوزخ۔ عرش

لہ قولہ تعالیٰ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللّٰهُ سورہ زمر۔ ترجمہ اور صور پھونکا جائیگا پس تمام آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہو جائینگے مگر وہ جسکو خدا چاہے کہ بیہوش نہو ۔ ۲ صحیح بخاری وصحیح مسلم ۳ قولہ تعالیٰ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۴ صحیح بخاری ومسلم ۵ صحیح مسلم ۶ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ۔

خداوند کا چپ بندوں سے ارشاد جنت و دوزخ کے حاضر کرنیکا حکم

تجلیات الٰہی وغیرہ سب کو لوگ دیکھ لینگے سب سے پہلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئینگے۔ بعد اس کے مرضی الٰہی کے موافق بالترتیب تمام لوگ ہوشیار ہو جائیں گے اسوقت چاند سورج کی روشنی بیکار ہو جائیگی۔ آسمان وزمین[1] خدا کے نور سے روشن ہوں گے اوّل جو حکم خداوند کی طرف سے بندوں پر صادر ہو گا وہ یہ ہے کہ بندے خاموش کر دیئے جائینگے اس کے بعد یہ ارشاد ہو گا کہ اے بندوں عہد آدم سے لیکر ختتام دُنیا تک جو بھلی بُری باتین تم کرتے تھے میں سنتا تھا اور فرشتے اُنکو لکھتے تھے۔ پس آج تمپر[2] کسی قسم کا جور وظلم نہوگا۔ بلکہ تمہارے اعمال تمکو دکھا کر جزا و سزا دیجائیگی۔ جو شخص اپنے اعمال کو نیک پائے اُسکو چاہیئے کہ خدا کا شکر کرے جو اپنے اعمال کو بُری صورت میں پائے وہ اپنے تئیں ملامت کرے اس کے بعد جنت[3] و دوزخ[4] کے حاضر کرنیکا حکم ہو گا تاکہ لوگ اُنکی حقیقت کا معائنہ کرلیں پس جنت کو تجلیات الٰہی سے نہایت آراستہ و پیراستہ کرکے حاضر کر دیا جائیگا اور دوزخ بھی اس حالت میں کہ اسمیں سے آگ کے شعلے و چنگاریاں بڑے بڑے محلوں کی مقدار میں اونٹوں کی قطار کے مانند پے در پے[5] اُٹھتی ہوں گی اور نہایت مُہیب آوازوں کیساتھ خدا کی تسبیح۔ جن وانس اور بتوں کو اپنے لیے بطور غذا طلب کرتی ہوئی جن کو لوگ سُنکر لرز جائیں گے اور ڈر کے مارے زانو کے بل گر پڑینگے حاضر کر دیئے جائینگے۔ اُس دن اگر کوئی شخص ستر پیغمبروں کے اعمال کے موافق بھی عمل رکھتا ہو تو بھی یہ کہیگا کہ آج کیلئے میں نے کچھ بھی تو نہیں کیا۔ دوزخ کی گرمی و بدبو اسقدر ہو گی کہ ستر سال کی مسافت تک پہونچتی ہوگی۔ اُس[6] وقت حکم ہو گا کہ دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو جس کے برابر دُنیا میں کسی نے آسائش وراحت زندگی نہ اُٹھائی ہو اور ایک ایسے جنتی کو جس کے برابر تکالیف ومصائب دنیوی کسی نے نہ برداشت کی ہوں حاضر کرو جب دونوں پیش کر دیئے

---

[1] صحیح بخاری ومسلم شریف [2] وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ ترجمہ زمین خدا کے نور سے روشن ہو جائیگی [3] وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ترجمہ اونکے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا۔ کسی پر ظلم نہیں کیا جائیگا [4] قولہ تعالی وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ [5] وَجِيْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ [6] قولہ تعالی اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى س رہ معارج [7] قولہ تعالی اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ [8] صحیح مسلم۔

جائینگے تو پھر ملائکہ کو حکم ہو گا کہ بہشتی کو بہشت کے دروازے پر اور دوزخی کو دوزخ کے دروازے پر تھوڑی دیر کے لیے کھڑا کر کے واپس لے آؤ۔ جب وہ دونوں میدان محشر میں واپس آئیں تو بہشتی سے پوچھا جائیگا کہ آیا تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی سختی بھی دیکھی ہے کہیگا کہ نہیں کیونکہ میرے رگ وریشہ میں اسقدر راحت وفرحت سما گئی ہے کہ کوئی سختی میرے خیال تک میں نہیں رہی پھر دوزخی سے سوال ہو گا کہ تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی آرام بھی پایا تھا کہے گا کہ میرے روئیں روئیں میں اسقدر تکالیف۔ رنج الم و بے آرامی سرایت کر گئی ہے کہ راحت کا خیال و وہم بھی تو نہیں رہا۔

قیامت کے دن اعمال

اس کے بعد اعمال ذی صورت بنا کر حاضر کر دیئے جائیں گے نماز روزہ ـ حج ـ زکوٰۃ جہاد عتاق تلاوت قرآن ذکر الٰہی وغیرہ وغیرہ عرض کرینگے خداوندا ہم حاضر ہیں ـ سب کو حکم ہوگا کہ تم سب نیک اعمال ہو اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو موقع پر تم سے دریافت ہوگا اُن کے بعد اسلام حاضر ہو کر کہیگا خداوندا تو سلام ہے میں اسلام ہوں حکم ہوگا۔ قریب آکیونکہ آج تیری ہی وجہ سے لوگوں سے مواخذہ ہوگا اور تیرے ہی سبب سے لوگوں سے درگذر کیجائیگی لفظ اسلام سے مضمون کلمہ توحید مراد ہے۔ واللہ اعلم۔ بعد ازاں ملائکہ کو حکم ہوگا

اعمال ناموں کا دیکر

کہ ہر ایک کے اعمال نامہ کو اُس کے پاس بھیجدو۔ پس ہر ایک کا نامۂ اعمال اُس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ مومنین کے سامنے کے رُخ سے دائیں ہاتھ میں کفار کو پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں۔ جب ہر ایک اپنے اپنے اعمال نامہ کو دیکھیں تو بموجب اس آیت کے ایک ہی نظر میں اپنے نیک و بد اعمال کو ملاحظہ کریگا لیکن ہر ایک کی حالت اصلی اور مرتبہ کے اظہار کے لیے خداوند کی حکمت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ ہر ایک سے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے اوّل کافروں سے توحید و شرک کے متعلق سوال ہوگا وہ جواب دیتے ہوئے شرک سے صاف انکار کر دینگے کہ ہم نے ہرگز شرک[1] نہیں کیا۔ اُن کے قائل کرنے کے لیے زمین کے اُس قطعہ کو جسپر وہ شرک

---

[1] قولہ تعالیٰ۔ وَاللّٰہِ مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ ۔ خدا کی قسم ہم تو مشرک نہیں تھے۔

کرتے تھے اور اُس رات دن اور مہینے کو جس میں وہ کفر کرتے تھے اور حضرت
آدم کو جنہیں اُنکی اولاد کے روز انہ افعال ظاہر کیے جاتے تھے اور ملائکہ کو جو اُنکے اقوال
وافعال کو قلمبند کرتے تھے بطور گواہ بلائے جائیں گے مگر جب کمال انکار کی وجہ سے تمام
مذکورہ بالا شہادتیں اُن کے لیے مُسکِت ثابت نہوں گی تو اُنکی زبانوں پر مُہریں کردیجائینگی
تب انکا ہر عضو اعمال سیئہ پر گویا ہوجائیگا شہادت ختم ہونے پر اولاً وہ اپنے اعضا پر لعن
وطعن کرینگے کہ ہم نے جو کچھ کیا تھا تمہارے ہی سبب کیا۔ وہ جواب دینگے کہ ہم خدا کے حکم
سے تمہاری تابعداری میں تھے اب اسی کے حکم سے گویا ہوئے بیشک تم ظالم تھے کیونکہ
تم نے مالک حقیقی کی خلاف ورزی کرکے ہمکو بھی اپنے ساتھ مصیبت میں مبتلا کردیا خدا نے
جو ہم کو تمہارا مطیع بنایا تھا اس کا کچھ تم نے شکریہ ادا نہیں کیا نہ ہماری تابعداری کی اصلی
غرض سمجھنے کی کوشش کی ہم تو سوائے سچ کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے پس وہ لاچار ہوکر اپنے
شرک و کفر بد کا اقرار کرینگے اور ملزم قرار پاجائینگے۔ ثانیاً وہ طرح طرح کے عذر پیش کرینگے اول
یہ کہیں گے کہ ہم احکام الٰہی کے جاننے سے بالکل بے خبر تھے۔ خداوند کی طرف سے ارشاد
ہوگا کہ میں نے پیغمبروں کو معجزات دیکر بھیجا۔ اُنہوں نے میرے احکام کو نہایت امانت داری
کیساتھ تم تک پہونچایا تمنے کیوں غفلت کی اور احکام کو کیوں نہیں تسلیم کیا۔ جواب میں کہیں گے
نہ تو ہمارے پاس کوئی پیغمبر آیا نہ کوئی حکم پہونچا پس اول حضرت نوحؑ کو اُن کی قوم کے سامنے پیش کیا
جائیگا آپ ارشاد فرمائینگے کہ اے جھوٹو۔ اے حق سے منہ موڑنے والوں کیا تم کو یاد نہیں کہ مینے
تمکو ساڑھے نوسو برس کی مدت دراز تک طرح بطرح کے وعظ سُنا کر عذاب الٰہی سے ڈرایا۔ احکام الٰہی پہونچائے

مُہر لگنا اعضا کا بولنا

ل قولہ تعالیٰ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
سورہ یٰس ۲ قولہ تعالیٰ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا سورہ حم سجدہ ۳ قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا
اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ سورہ حم سجدہ ۴ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ سورہ ملک ۵ صحیح بخاری وصحیح مسلم ۶ قولہ تعالیٰ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا
خَمْسِيْنَ عَامًا۔ پس وہ اپنی قوم میں پچاس برس کم ایک ہزار سال تلک رہے حضرت نوح کی کل عمر چودہ برس
کی تھی جنہیں سے ساڑھے نوسو برس وعظ میں صرف ہوئے۔

کتنی محنت و کوشش کی علانیہ[1] و پوشیدہ طور پر خدا کی وحدانیت اور اپنی رسالت کے اثبات میں کس قدر کوشش و جانفشانی کی۔ کھلی دلیلوں اور معجزوں سے انکو ثابت کیا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ فلاں مجلس میں میں نے تم سے اسطرح کہا تھا اور تم نے ایسا جواب دیا تھا اسی طرح اپنی تبلیغ اور اُن کے انکار کے دیگر قصایص یاد دلائینگے۔ مگر وہ صاف مکر جائینگے اور کہیں گے کہ ہم تو تمہیں جانتے بھی نہیں اور نہ کبھی تم سے کوئی خدائی حکم سُنا۔ اسپر خداوند کریم ارشاد فرمائیگا کہ اے نوح اپنی تبلیغ و رسالت کے گواہ پیش کر آپ عرض کرینگے۔ میرے گواہ اُمتیان[2] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس اس اُمت کے علماء صدیقین اور شہداء حاضر کر دیے جائینگے۔ وہ عرض کرین گے۔ ہاں ہم اُن کے گواہ ہیں بے شک تو نے انکو رسول بنا کر تبلیغ احکام کے لیے اس قوم کے پاس بھیجا تھا ہماری دلیل یہ ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا۔ فَاَخَذَ ھُمُ الطُّوْفَانُ۔ الخ اُمت نوح کے کافر کہینگے کہ نہ تو تم ہمارے زمانے میں تھے نہ تم نے ہماری حالت دیکھی نہ ہماری گفتگو سُنی پھر تمہاری شہادت ہمارے مقدمہ میں کیوں کر قابل سماعت ہو سکتی ہے اسپر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائینگے کہ جو کچھ میری اُمت نے کہا وہ بالکل بجا و درست ہے۔ کیونکہ انکو اس حقیقت حال کا ثبوت دُنیا میں بذریعہ خبر الٰہی جو معائنہ و مشاہدے سے کہیں قوی ہے۔ پہونچا ہے تب جا کر یہ کافر ساکت ہو کر ملزم قرار پائین گے اُن کے بعد اسی طرح حضرت ہودؑ حضرت صالحؑ حضرت ابراہیم حضرت شعیبؑ حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰؑ وغیرہ وغیرہ علیہم السلام کی اُمتیں بالترتیب مقابلہ و مباحثہ کر کے بالآخر قائل ہو جائیں گی اور ملزم قرار پائین گی۔ اس کے بعد عذر و معذرت کرتے ہوئے کہین گی اے خداوند فی الواقع ہم نے نہیں سمجھا۔ خطاوار گنہگار ہیں لیکن ان تمام خرابیوں کے باعث اور لوگ تھے پس ہمارے عذاب کو اُنکی گردنوں پر رکھ اور ہمکو دُنیا میں واپس بھیجدے[3] تاکہ وہاں تیرے احکام کو قبول کر کے نیک عمل کرین۔ بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا کہ تمہارا عذر قابل سماعت نہیں جو سمجھانے کا

[1] قولہ تعالیٰ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَھُمْ وَاَسْرَرْتُ لَھُمْ اِسْرَارًا سورہ نوح [2] قولہ تعالیٰ لِتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا [3] قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ کُنَّا نَعْمَلُ سورہ فاطر

حق تھا وہ ادا ہو چکا تم کو ہم نے مدت[1] دراز تک فرصت دی تھی اب دُنیا میں واپس جانا نا ممکن ہے پس اُن کے جو کچھ نیک اعمال ہوں گے وہ نیست[2] و نابود کر دیئے جائیں گے اور اعمال بد کو برقرار رکھا جائیگا کیوں کہ اُنہوں نے اپنے زعم میں جو کچھ نیک اعمال بتوں کے لیے کیئے تھے وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ماسوا اُن کے جو کچھ اُنہوں نے خدا کے لیے کیئے تھے اُن کا بسبب جہالت معرفت و مخالفت احکام الٰہی دُنیا ہی میں صلہ دیدیا گیا اسلیے آخرت میں جزا کے مستحق نہ رہے پس حضرت آدم کو حکم ہو گا کہ اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کا گروہ علیحدہ کردو آپ عرض کرینگے. کس حساب سے. ارشاد باری ہو گا کہ فی ہزار ایک آدمی جنت کیلئے اور نو سو ننانوے دوزخ کیواسطے۔ اُسوقت لوگوں میں اسقدر ہل چل ہو گی کہ بیان سے باہر ہے

پھر حکم ہو گا کہ جس جس شخص نے عمل کیا ہے وہ اپنے اپنے معبود سے خود جا کر طالب جزا ہو پس جسوقت وہ اپنے اپنے معبودوں[3] کی جستجو میں ہوں. تو بت پرستوں کے واسطے وہ شیاطین جو بتوں سے تعلق رکھکر بت پرستی و سرکشی کے باعث بنتے تھے اور خواب بیداری میں نئے نئے کرشمے دکھاتے تھے سامنے آجائینگے. اور جو جماعتیں کہ حضرت عیسیٰ و ملائکہ و دیگر انبیاء و اولیاء کو پوجتی تھیں چونکہ یہ صالحین اُنکے اعمال بد سے بیزار تھے اور درحقیقت اُنکی گمراہی کے باعث بھی شیاطین ہی تھے لہٰذا وہی شیاطین اُنکے سامنے آجائینگے پس جو فرشتے انتظام پر مامور ہونگے وہ اُن سے دریافت کرینگے. آیا تمہارے معبود یہی ہیں وہ اپنے پورے یقین کیساتھ بوجہ اس مناسبت معنوی کے جو اُنکو بتوں کیساتھ تھی کہیں گے درحقیقت ہمارے معبود یہی ہیں ملائکہ اُن سے کہینگے کہ اُنہیں کے ساتھ چلے جاؤ تاکہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا و سزا تک پہونچا دیں. پس یہ بسبب شدت پیاس اپنے معبودوں سے پانی طلب کرینگے اس پر اُنکے لیے سراب یعنی چمکتا ہوا ریتا نمودار ہو جائیگا وہ اُسکو

حضرت آدم و تقسیم

مشرکین کو اپنے معبودوں سے طلب جزا کا حکم

---

[1] قولہ تعالیٰ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ سورہ فاطر - کیا دنیا میں ہمنے تمکو اسقدر عمر نہیں دی تھی کہ سچائی کا طالب سچائی کو بخوبی معلوم کرسکتا اور حالانکہ سمجھانیوالا پیغمبر بھی تمہارے پاس آگیا تھا اب یہ لیت و لعل کیسی۔ [2] حَبِطَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [3] صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ [4] قولہ تعالیٰ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ سورہ احقاف -

ابلیس کا اہل جہنم سے خطاب

پانی سمجھکر دوڑیں گے پہونچنے پر اُن کو معلوم ہوگا کہ وہ تو آگ ہے جو بڑی لپٹوں سے اُنکو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اُس وقت دوزخ میں سے لمبی لمبی گردنیں نکلیں گی جو دانوں کی طرح اُنکو چُن چُن کر دوزخ میں ڈالدینگی جب کفار آگ میں مجتمع ہو جائیں۔ تو شیطان[۱] آگ کے منبر پر چڑھکر سبکو اپنی طرف بلائیگا۔ وہ اس گمان سے کہ یہ ہمارا سردار ہے کسی نہ کسی مکر وحیلہ سے ہمکو نجات دلائیگا اسکے پاس آجائینگے پس[۲] شیطان کہیگا کہ خدا کے تمام احکام بجا و درست تھے میں تمہارا اور تمہارے باپ کا دشمن تھا مگر یہ یاد رہے کہ تم میں سے کسی کو زبردستی سے اپنی طرف نہیں کھینچا البتہ بُرے کاموں کی ترغیب دی تم نے بسبب کم عقلی وخام طبعی میرے وسوسوں کو سچا جانکر اختیار کیا پس اُسوقت اپنے آپ پر ہی ملامت کر دنہ کہ مجھپر۔ علاوہ ازیں مجھسے کسی قسم کی نجات وخلاصی دلانے کی اُمید نہ رکھنا۔ اس یاس وناامیدی کے جواب کو سُنکر آپسمیں لعن وطعن کرنے لگیں گے تابع ومتبوع سب یہ چاہینگے کہ اپنے وبال کو دوسرے پر ڈالکر خود سبکدوش ہو جائیں مگر یہ خیال محال وبیہودہ ہوگا۔ اور قہر کے فرشتے اُن کو کشاں کشاں اس مقام تک پہونچا دینگے جو اُنکے اعمال وعقائد سے مناسبت رکھتا ہوگا دوزخ کی آگ یہاں کی آگ سے ستر[۳] حصے زیادہ گرم ہے۔ اُسکا رنگ شروع میں[۴] سفید تھا پھر ہزار برس بعد سُرخ ہوگیا اب سیاہ ہی۔ اُس کے سات طبقے[۵] ہیں جنمیں ایک ایک بڑا پھاٹک ہے اوّل طبقہ گناہگار مسلمانوں اور اُن کفار کے لیے جو باوجود شرک پیغمبروں کی حمایت کرتے تھے مخصوص ہے۔ دیگر طبقات مشرکین۔ آتش پرست دہریے۔ یہود۔ نصاریٰ اور منافقین کے لیے مقرر ہیں اِن طبقوں کے نام یہ ہیں[۶] جحیم (۲) جہنم (۳) سعیر (۴) سقر (۵) لظی (۶) ہاویہ (۷) حُطمہ۔ ان طبقات میں سے ہر ایک میں

طبقات جہنم

---

[۱] تفسیر معالم التنزیل میں مقاتل سے روایت ہے کہ دوزخ میں ابلیس کیلیے ایک منبر رکھا جا دیگا جسپر وہ کھڑا ہوگا الخ [۲] قولہ تعالی وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ الآیۃ سورۂ ابراہیم [۳] صحیح بخاری ومسلم شریف [۴] جامع ترمذی ومشکوۃ۔ مگر انمیں سُرخی کو سپیدی پر مقدم رکھا ہے [۵] قولہ تعالی لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ۔ معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ آٹھ دروازوں سے آٹھ طبقے مراد ہیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آٹھ دروازے اوپر تلے ہیں [۶] ان طبقوں کے نام قرآن مجید میں جا بجا مذکور ہیں۔

دوزخیوں کے اجسام اور ان کی ضخامت

نہایت وسعت قسم قسم کے عذاب اور رنگ برنگ کے مکانات ہیں۔ مثلاً ایک مکان ہے جس کا نام غی[1] ہے جسکی سختی سے باقی دوزخ بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ ایک اور مکان ہے جسمیں بے انتہا سردی ہے جسکو زمہریر کہتے ہیں اور ایک مکان ہے جسکو جب الحزن یعنی غم کا کنواں کہتے ہیں اور ایک کنواں ہے جسکو طینۃ الخبال یعنی زہر کی کیچڑ کہتے ہیں۔ ایک پہاڑ ہے جسکو صعود[2] کہتے ہیں اسکی بلندی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جسپر کفاروں کو چڑھا کر نار دوزخ کی تہ میں پھینکا جائیگا۔ ایک تالاب ہے جس کا نام آب حمیم ہے پانی اس کا اتنا گرم ہو کہ لبوں تک پہونچنے سے اوپر کا ہونٹ اسقدر سوجھ جاتا ہے کہ ناک اور آنکھیں تک ڈھک جاتی ہیں اور نیچے کا لب سوجھکر سینے وناف تک پہونچتا ہے زبان جل جاتی ہے اور منہ تنگ ہو جاتا ہے۔ حلق سے نیچے اُترتے ہی پہنیرٹے۔ معدے اور انتڑیوں[3] کو پھاڑ دیتا ہے ایک اور تالاب ہے جسکو غساق[4] کہتے ہیں۔ اسمیں کفاروں کا پسینہ۔ پیپ اور لہو بہ کر جمع ہوتا ہے۔ ایک چشمہ ہے جس کا نام غسلین[5] ہے اسمیں کفاروں کا میل کچیل جمع ہوتا ہے۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے خوفناک مکانات ہیں اہل دوزخ کے بہت چوڑے چکلے جسم بنا دیئے جائیں گے تاکہ سختی عذاب زیادہ ہو اور اُن کے ہر ایک رگ وریشہ کو ظاہراً وباطناً طرح طرح کے عذاب پہونچائیں گے۔ مثلاً جلانا۔ کچلنا۔ سانپ بچھوؤں کا کاٹنا۔ کانٹوں کا چبھونا۔ کھال کا چیرنا کھیوں کو زخم پر بٹھانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بسبب شدت گرمی آگ کے پہونچتے ہی اُن کے جسم جل کر نئے جسم پیدا ہو جایا کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک گھڑی[6] میں سات سو جسم بدلتے رہینگے۔ مگر یہ واضح رہے کہ جسم کے اصلی اجزا برقرار رہینگے صرف گوشت وپوست جل کر دوبارہ پیدا ہوتا رہیگا اور غم حسرت[7] ناامیدی غل شکم۔ وغیرہ تکلیفات بقدر جسامت برداشت کرینگے بعض کافروں کی کھال بیالیس[8] بیالیس گز موٹی ہوگی۔ واللہ

---

[1] فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا [2] قولہ تعالیٰ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا۔ [3] قولہ تعالیٰ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ [4] قولہ تعالیٰ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا جَزَاءً وِفَاقًا [5] قولہ تعالیٰ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ [6] قولہ تعالیٰ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ [7] یہ مضمون متفرق آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے [8] ترمذی۔

پہاڑوں[۱] کے مانند بیٹھنے میں تین[۲] تین منزل کی مسافت کے برابر جگہ گھیرینگے۔ مدت دراز کے بعد سوائے دیگر عذابوں[۳] کے بھوک کا عذاب اسقدر سخت کردیا جائیگا کہ جو تمام عذابوں کے مجموعہ کے برابر ہوگا۔ آخر کار نہایت بیچین و بے قرار ہوکر غذا طلب کرینگے حکم ہوگا کہ درخت زقوم[۴] کے پھل جو نہایت تلخ خاردار اور سخت ہے اور جو جہنم کی تہ میں پیدا ہوتا ہے انکو کھانے کو دیدو۔ جب اس کو کھانا شروع کرینگے تو گلے میں[۵] پھنس جائے گا۔ پس کہیں گے کہ دنیا میں جب ہمارے گلوں میں لقمہ اٹک جاتا تھا تو پانی سے نگل لیا کرتے تھے۔ لہذا طالب آب ہوں گے حکم ہوگا کہ جہنم میں سے پانی پلادو پانی کے منہ تک پہنچتے ہی ہونٹ جل کر اتنے سوجھ جائینگے کہ پیشانی و سینہ تک پہونچ جاینگے زبان سکڑ جائیگی۔ حلق ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا انتڑیاں پھٹکر پیخانہ کے راستہ سے نکل پڑینگی۔ اس حالت سے بیقرار[۶] ہوکر سردار جہنم کے سامنے آہ وزاری کرینگے ہمکو تو مار ڈالے تاکہ ان مصائب سے نجات پالیں ہزار سال کے بعد وہ جواب دیگا کہ تم تو ہمیشہ اسی[۷] میں رہوگے۔ پھر ہزار سال کے بعد خداوند کریم سے دعا کرینگے۔ اے خدائے قدوس ہماری جان لے اور اپنی رحمت سے اس عذاب سے نجات دیدے۔ ہزار سال کے بعد بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا۔ خبردار خاموش[۸] رہو ہم سے استدعا نہ کرو۔ تمکو یہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ آخر کار مجبور ہوکر کہینگے آؤ بھائیو صبر کرو کیونکہ صبر کا پھل اچھا ہے۔ اور خداوند کریم کو تضرع وزاری کیساتھ ایک ہزار برس تک یاد کرینگے آخر بالکل نا امید ہوکر کہینگے۔ بیقراری[۹] و صبر ہمارے حق میں برابر ہے۔ کسی طرح شکل نجات نظر نہیں آتی۔ ان کو سر[۱۰] کے بل کھڑا کیا جائیگا۔ انکے جسم مسخ ہوکر کتوں۔ گدھوں۔ بھیڑیوں۔ بندروں۔ سانپوں اور دیگر حیوانات وغیرہ وغیرہ کی شکل میں ہوجائینگے۔ دنیا میں جو لوگ تکبر کرتے ہیں ان کو میدان حشر میں لٹاکر پاؤں میں روند دیا جائیگا۔ یہ تو کفاروں کی حالت کا بیان ہے میدان محشر میں

---

۱ صحیح مسلم ۲ ترمذی میں آیا ہے کہ انکے بیٹھنے کی جگہ میں اتنی مسافت ہوگی جتنی مکہ و مدینہ میں اور مسلم میں ہے کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان تین روز کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔ ۳ یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے ۴ قولہ تعالی اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۵ قولہ تعالی وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۶ قولہ تعالی وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۷ قولہ تعالی اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ ۸ قولہ تعالی اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۹ قولہ تعالی سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ۔ سورہ ابراہیم ۱۰ صحیح بخاری و مسلم و ترمذی۔

مسلمانوں کیحالت حسب مراتب گوناگوں ہوگی۔ ایک جماعت جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے ملاقات و محبت و جدائی و فراق کرتی تھی۔ خدا کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوگی۔ اور بعض کو جو توکل سے آراستہ تھے اور مہمات دین و دنیا کو نہایت راستی سے انجام دیتے تھے اُن کے چہرے کو چودھویں رات کے چاند کے مانند بنا کر بحساب و کتاب جنت کے لیے جُدا کر دیا جاویگا اور وہ لوگ بھی جو ترک دنیا کر کے اعلائے کلمۂ توحید میں شب و روز کوشاں تھے بے حساب کتاب جنت کے لیے علیحدہ کر دیئے جائینگے اور اُن لوگوں کو بھی جو راتوں میں نہایت ادب و حضور قلب سے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے سادات الناس کا خطاب دیکر بے حساب و کتاب جنت کیلئے جُدا کر دیا جائیگا اِس کے بعد وہ جماعت جو ظاہراً و باطناً ہمیشہ ذکر و طاعت الٰہی میں مصروف رہتی تھی اور سختی و آسایش کیحالت میں یکساں حمد الٰہی کرتی تھی اشرف الناس کے خطاب سے ملقب کی جائیگی۔ باقی ماندہ مسلمان و منافقین مختلف گروہوں پر تقسیم کر دیئے جائینگے مثلاً نمازی نمازیوں میں روزہ دار روزے داروں میں حاجی حاجیوں سے سخی سخیوں میں۔ مجاہدین مجاہدین میں منکسر المزاج اہل تواضع میں محسنین و خوش اخلاق اپنی جنس میں۔ اہل ذکر و ظیفہ گذار۔ اہل خوف و ترحم۔ عادل و منصف اہل شہادت اہل صدق و وفا علماء راسخین۔ زہاد۔ عوام کالانعام حکام ظالم خونی و قاتل۔ زانی دروغگو۔ چور رہزن ماں باپ کو تکلیف دینے والے۔ سودخوار۔ رشوت خوار۔ حقوق العباد کے تلف کرنے والے شراب خوار یتیموں و بیکسوں کے مال کھانے والے۔ زکوٰۃ نہ دینے والے۔ نماز نہ پڑھنے والے۔ امانت میں خیانت کرنے والے۔ عہد کے توڑنے والے وغیرہ وغیرہ مختلف گروہوں میں منقسم ہوکر اپنی جنس میں جا ملیں گے پھر ان گروہوں میں سے وہ لوگ جو مذکورہ صفات میں سے دو تین یا چار یا اس سے زیادہ صفات رکھتے ہوں۔ جدا کر کے الگ گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائینگے۔ مویشیوں کی زکوٰۃ[۱] نہ دینے والوں کو میدان حشر میں پشت کے بل لٹا کر جانوروں کو حکم ہوگا کہ ان پر سے گزر کر پائمال کر دو پس وہ بار بار گزر کر ان کو روندتے رہینگے۔ سودخواروں کے پیٹوں کو پھلا کر اُن میں سانپ بچھو[۲] بھر دیئے جائینگے اور آسیب زدہ حالت میں ہوں گے۔ مصوّروں[۳] کو یہ عذاب دیا جائیگا کہ اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں روح ڈالیں جھوٹا خواب بیان کرنے والوں کو مجبور[۴] کیا جائیگا کہ دو جو کے دانوں میں گرہ لگائیں۔

۱؎ قولہ تعالیٰ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ۔۔۔ ۲؎ صحیح مسلم ۳؎ امام احمد و ابن ماجہ ۴؎ صحیح بخاری ۵؎ صحیح بخاری۔

چغلخوروں کے کانوں[1] میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائیگا۔ اسیطرح بعض فاسقین بد سرزنش و مواخذہ ہوگا۔ جس وقت میدان محشر کفاروں سے بالکل خالی ہو جائیگا۔ اور ہر ملت و ہر قرن کے مسلمان میدان حشر میں ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو خداے قدوس انپر ظاہر[2] ہوکر فرمائیگا۔ اے لوگوں تمام مذاہب و ادیان کے لوگ اپنی جگہ چلے گئے تم کیونکر ابتک یہاں ہو وہ عرض کرینگے کہ وہ تو اپنے معبودوں کے ساتھ چلے گئے۔ جب ہمارا معبود ہمکو اپنے ساتھ لیگا اُسوقت ہم بھی اُس کے ساتھ چلیں گے۔ ارشاد باری ہوگا کہ میں ہوں تمہارا معبود۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔ لیکن چونکہ آدمی اِس صورت کو نہ پہچانینگے کہ یہ خدا کی تجلی ہے کہیں گے کہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں تو ہمارا معبود نہیں ہے۔ خدا فرمائیگا کیا تم نے اپنے معبود کو دیکھا ہے وہ کہیں گے ہماری کیا طاقت تھی کہ ہم اُسکو دیکھ سکتے۔ پھر خداوند کریم ارشاد فرمائیگا آیا تمہارے علم میں کوئی ایسی نشانی ہے جسکے ذریعہ سے اُسکو پہچان سکو۔ وہ کہیں گے۔ ہاں۔ پس وہ تجلی پوشیدہ ہوکر دوسری تجلی نمایاں ہوگی جسکی پنڈلی[3] سے پردہ اُٹھے گا۔ اُسکو دیکھتے ہی سب کہیں گے کہ تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور سب سربسجود ہو جائیں گے مگر منافقین بجاے سجدہ کرنیکے پشت کے بل گرینگے حکم ہوگا کہ دوزخ کو جنت و میدان حشر کے درمیان رکھو۔ اُسکے بعد اعمال کا حساب میدان حشر میں لیا جائیگا سب سے پہلے نماز کا حساب اسطور پر لیا جائیگا کہ اپنی تمام عمر میں کتنی نمازیں اُس نے پڑھی ہیں اور کتنی واجب ہیں اور ارکان و آداب ظاہری و باطنی اُس نے کیونکر ادا کیے ہیں۔ اور کس قدر نوافل پڑھے ہیں اور اگر اُس سے فرائض[4] ترک ہوے ہوں تو ایک فرض کے عوض میں ستر نوافل قائم ہو سکیں گے نماز انسانی صورت میں حاضر ہو جائے گی۔ جو نمازیں بلاخشوع وخضوع و ذکر الٰہی و درود وظایف پڑھی گئی ہوں وہ بے دست و پا ہوں گی جن نمازوں میں ان اُمور مذکورہ کا لحاظ رکھا گیا ہو وہ نہایت آراستہ و پیراستہ ہوں گی۔ اس کے بعد دیگر عبادات بدنی کا بھی۔ مثلاً روزہ۔ حج۔ زکوۃ۔ جہاد اسی طور پر حساب و کتاب ہوگا۔ نیز زہد۔ حرص دینی علوم۔ خون۔ زخم۔ اکل و شراب ناجائز خرید و فروخت حقوق العباد وغیرہ وغیرہ کا

۱؎ صحیح بخاری ۲؎ صحیح بخاری ۳؎ قولہ تعالیٰ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ (سورۃ القلم)
۴؎ امام احمد ابو داؤد ۱۲

حساب ہوگا۔ ظالموں سے مظلوموں کو اسطور پر بدلہ دلایا جائیگا کہ اگر ظالم نے نیکیاں کی ہیں تو اُس کے حسب ظلم مظلوموں کو دلوائی جائینگی۔ اور اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مظلوم کے گناہ حسب اندازۂ ظلم ظالم کی گردن پر ڈالے جائیں گے۔ البتہ ظالموں کا ایمان وعقیدہ نہ دیا جائیگا۔ بعض ایسے عالی ہمت بھی ہوں گے کہ خدا کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے اپنی نیکیوں کو بغیر کسی عوض کے دوسروں کو بخشدینگے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو آدمی مقام میزان میں اس قسم کے حاضر ہوں گے کہ ایک کی نیکیاں و بُرائیاں برابر ہونگی دوسرا ایسا ہوگا کہ جسکی صرف ایک نیکی ہوگی اوّل الذکر کو حکم ہوگا کہ تو کہیں سے اگر ایک نیکی مانگ لائے تو نیکیوں کا پلڑا بڑھ جائے گا اور تو جنت کا مستحق ہوجائیگا وہ بیچارہ تمام لوگوں سے استدعا کرے گا مگر کہیں سے کامیابی نہ ہوگی آخر مجبوراً واپس آئے گا جب آخر الذکر کو یہ حال معلوم ہوجائے تو کہیگا کہ بھائی میری تو صرف ایک ہی نیکی ہے اور باوجود اتنی خوبیوں کے مجکو ایک نیکی بھی کسی نے نہ دی۔ بھلا مجکو کون دے گا۔ یہ ایک نیکی بھی تو ہی لیلے۔ تاکہ تیرا کام تو بن جائے۔ میرا اللہ مالک ہے۔ خداوند کریم اپنے بے انتہا فضل وکرم سے ارشاد فرمائیگا۔ ان دونوں کو جنت میں یکجا کر ایک درجہ میں چھوڑ دو۔ **تمام چھوٹی و بڑی نیکیاں میزان میں** داخل کر دیجائینگی لیکن اُن کا وزن حسب عقیدہ ہوگا۔ یعنی جس قدر عقیدہ پختہ و خالص ہوگا اُتنی ہی زیادہ وزنی ہوں گی۔ جیساکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کی ننانوے[ل] بُرائیاں ہوں گی اور صرف ایک نیکی۔ تولتے وقت بارگاہ ایزدی میں عرض کرے گا اے خداوند میری اس نیکی کی اتنی بُرائیوں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے کہ تولی جائے۔ جب میں دوزخ ہی کا لایق ہوں تو بغیر تولے مجکو بھیجدے۔ اس وقت ارشاد باری ہوگا کہ ہم ظالم نہیں۔ یہ ضرور تولی جائے گی۔ چنانچہ جس وقت وہ بُرائیوں کے مقابلہ میں تولی جائے تو اُس کا پلڑا جھک جائے گا۔ اور وہ مستحق جنت قرار پائیگا (شاہ رفیع الدین صاحبؒ فرماتے ہیں) کہ میرے علم میں یہ نیکی شہادت فی سبیل اللہ ہے جو تمام عمر کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ واللہ اعلم اگرچہ پل صراط اور میزان کے متعلق علماء کا اختلاف ہے مگر اظہر یہ ہے کہ میزان بہت سی

ل یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے۔

ہوں گی۔ چنانچہ آیۂ کریمہ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ سے یہی مفہوم ہے۔ اسی طور پر یہ بھی قیاس میں آتا ہے کہ پل صراط بھی بہت سے ہونگے خواہ امت کے لیئے یا ہر قوم کے لیئے واللہ اعلم۔ قبل اس کے کہ میدان محشر سے پل صراط پر گذرنے کا حکم ہو تمام میدان محشر میں اندھیرا چھاجائے گا۔ پس ہر امتؑ کو اپنے اپنے پیغمبروں کے ساتھ چلنے کا حکم ہوگا اہل ایمان کو نور کی دوؔ دو مشعلیں عنایت ہونگی ایک آگے چلیگی دوسری دائیں جانب۔ اور جو اُن سے کمتر ہوں گے اُن کو ایک ایک مشعل دیجائیگی اور جو اُن سے کم ہوں اُن کے صرف پاؤں کے انگوٹھے کے آس پاس خفیف روشنی ہوگی اور اُن سے بھی جو گئے گذرے ہوں اُن کو ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح روشنی دیجائیگی جو کبھی بجھیگی اور کبھی روشن ہوگی جو منافق ہوں گے وہ ذاتی نور سے بالکل خالی ہوں گے بلکہ دوؔسروں کے نور کی مدد سے چلیں گے یہاں تک کہ جسوقت یہ سب لوگ دوزخ کے کنارے کے قریب جا پہنچیں گے تو دیکھیں گے کہ دوزخ کے اوپر پل صراط ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ حکم ہوگا کہ اس پر ہو کر جنت میں چلو وہ پندرہ ہزار سال کی مسافت میں ہے۔ جنمیں سے پانچ ہزار تو اوپر چڑھنے کے اور پانچ ہزار بیچ میں چلنے کے اور پانچ ہزار اترنے کے ہیں۔ حاصل کلام جب میدان محشر سے پل صراطوں پر پہونچیں تو آواز ہوگی کہ اے لوگوں اپنی آنکھوں کو بند کر لو تاکہ فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پل سے گذر جائیں اس کے بعد بعض لوگ تو بجلی کی چمک کی طرح۔ بعض ہوا۔ بعض گھوڑے بعض اونٹ۔ بعض معمولی رفتار کی مانند پل صراط سے گذر جاینگے بعض لوگ نہایت محنت و مشقت کے ساتھ پل پر چلیں گے اس وقت دوزخ میں سے بڑے بڑے تیتے نکلیں گے جو اُن میں سے بعض کو تو چھوڑ دیں گے بعض کو کچھ کچھ کاٹیں گے اور بعض کو کھینچکر دوزخ میں ڈال دینگے۔ اسی طرح سے رشتہ امانت لوگوں کیساتھ

لے قولہ تعالی یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۲ے قولہ تعالی ابتغی نورھم بین ایدیھم وبایمانہم سورہ حدید ۳ے معالم التنزیل ۴ے قولہ تعالی یَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۵ے ترمذی دارمی

ہو جائیں گی۔ پس جنہوں نے اُنکی رعایت نہ کی ہوا ُن کو دوزخ میں کھینچکر ڈال دینگے اُسوقت اعمال صالحہ مثلاً نماز روزہ درود وظایف وغیرہ لوگوں کے دستگیر ہوں گے۔ اور خیرات آگ کے اور اُنکے[1] درمیان حائل ہو جائیگی۔ قربانی سواری کا کام دیگی اور اُس مقام کے ہول کی وجہ سے کسی کی آواز تک نہ نکلے گی۔ مگر پیغمبر اُن امتوں کے حق میں[2] رب سلم سلم کہیں گے۔ جب مسلمان پل صراط پر چڑھ جائیں تو منافقین اندھیرے میں گرفتار ہو کر فریاد[3] کرینگے۔ بھائیوں ذرا ٹھیرنا تاکہ تمہارے نور کے طفیل سے ہم بھی چلے چلیں وہ جواب دیں گے ذرا پیچھے چلے جاؤ۔ جہاں سے ہم نور لائے ہیں تم بھی وہیں سے لے آؤ۔ پس جب پیچھے چلیں تو وہاں بے انتہا تاریکی اور ہول دیکھیں گے۔ آخر نہایت بے قرار ہو کر واپس لوٹیں گے اور دیکھیں گے کہ پل صراط کے سرے پر ایک بہت بڑی دیوار قائم ہے اور دروازہ بند ہو گیا ہے۔ پس نہایت ہی گڑگڑا کر مسلمانوں کو پکاریں گے کہ کیا دُنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے جو اب ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہو۔ وہ جواب دینگے کہ بے شک تم ہمارے ساتھ تو تھے لیکن بظاہر۔ اور دل میں شک و شبہ کرتے ہوئے ہمارے حق میں بُرائیاں اور کفاروں کی بھلائیاں چاہتے تھے۔ لہذا مناسب ہے کہ جن کا ساتھ دیتے تھے اُنہیں سے جا ملو۔ اسی اثنا میں آگ کے شعلے اُنکو گھیر کر جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں پہنچا دیں گے

منافقین کی بربادی

وہ مسلمان جو بجلی و ہوا کی رفتار کے موافق پل صراط پر سے گذرینگے وہ پل کو عبور کر کے کہیں گے کہ ہمنے تو سنا تھا کہ رستہ میں دوزخ آئیگی لیکن ہمنے تو دیکھا بھی نہیں اور وہ لوگ جو سلامتی کیساتھ گذرینگے وہ بھی پل صراط سے اُتر کر میدان میں اُن سے جا ملینگے دُنیا میں جو ایک دوسرے سے شکایت رکھتے تھے وہ سب ایک ہو جائیں گے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے جنت کا قفل کھول کر لوگوں کو داخل فرمائینگے یہاں پہونچکر

رسول مقبول صلعم

[1] صحیح بخاری میں آیا ہے اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ [2] صحیح بخاری و مسلم [3] قولہ تعالیٰ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ الآیۃ [5] ترمذی میں ہے المفاتیح یومئذ بیدی وانا اول من یحرک حلق الجنة

دوزخیوں کے حق میں شفاعت

آپ اپنی امت کی تفتیش حال کرینگے۔ اُسوقت آپکی اُمت تمام اہل جنت کا چہارم حصہ ہوگی دریافت حال کے بعد جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ ابھی میری اُمت میں سے ہزارہا آدمی دوزخ میں پڑے ہیں تو بوجہ اِس کے کہ آپ رحمت اللعالمین ہیں غمگین ہوکر درگاہ الٰہی میں عرض کرینگے اے خدا میری اُمت کو دوزخ سے خلاصی دے یہ شفاعت بھی شفاعت کبریٰ کے مانند جو آں جناب نے کی تھی ہوگی۔ یعنی سات روز تک سربسجود رہکر عجیب وغریب حمد وثنا بیان فرمائینگے تب بارگاہ الٰہی سے حکم ہوگا کہ جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لاؤ۔ آپ کو دیکھ کر دوسرے پیغمبر علیہ بھی اپنی اپنی امتوں کی شفاعت کرینگے۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الٰہی فرشتوں کو اپنے ساتھ لے کر بمعیت اُمت دوزخ کے کنارے پہونچیں گے اور فرمائیں گے اپنے اپنے رشتہ داروں اور واقف کاروں کو یاد کرکے اُن کی نشانی بتاؤ تاکہ یہ فرشتے اُن کو دوزخ سے نکال لیں چنانچہ ایسا ہی ہوگا۔ علاوہ ازیں شہدا کو ستر۔ حافظوں کو دس علماء کو حسب مراتب لوگوں کی شفاعت کا حق ہوگا۔ جب آپ اُن کو لیکر جنت میں تشریف لائینگے تو آپ کی امت اس وقت تمام اہل جنت کا تیسرا حصہ ہوگی پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تفتیش فرمائینگے کہ اب میری اُمت میں سے کس قدر دوزخ میں باقی ہیں۔ جواب ہوگا کہ حضور ابھی تو ہزارہا دوزخ میں موجود ہیں آپ پھر بدستور سابق بارگاہ ایزدی میں شفاعت کرینگے۔ حکم ہوگا کہ جس کسی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لاؤ۔ پس آپ بدستور سابق علما اولیا شہدا وغیرہ کو دوزخ کے کنارے لیجاکر فرمائیں گے کہ اپنے اپنے رشتہ داروں۔ واقف کاروں وغیرہ کو یاد اور پہچان کرکے دوزخ سے نکلواؤ۔ اُسوقت بھی ہزارہا آدمی دوزخ سے رہا ہوکر جنت میں داخل ہوجائینگے۔ اب آپکی اُمت تمام اہل جنت کا نصف حصہ ہوگی۔ اس شفاعت کے بعد آپ پھر دریافت فرماکر بدستور سابق شفاعت کرینگے۔ ارشاد باری ہوگا کہ جسکے دل میں آدھے ذرہ کے برابر بھی ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لو۔ پس بدستور سابق ایک بہت بڑی تعداد جہنم سے برآمد ہوکر جنت میں داخل ہوگی اسوقت آپ کی اُمت تمام اہل جنت سے دو چند

۵۱ صحیح بخاری و مسلم شریف ۵۲ صحیح بخاری و مسلم شریف ۵۳ صحیح بخاری ۵۴ صحیح بخاری و مسلم شریف۔

ہو جائیگی اور موحدین میں سے کوئی شخص دوزخ میں نہیں رہیگا۔ مگر وہ موحدین جنکو انبیا علیہم السلام کا توسل حاصل نہو یعنی اُنکو پیغمبروں کے آنیکا علم نہیں ہوا ہو نہ کہ وہ جو پیغمبروں کو معلوم کرکے منحرف ہو گئے ہوں۔ اُن کے حق میں بھی حضور اقدس صلعم شفاعت کرینگے مگر خداوند کریم فرمائیگا کہ اُنسے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اُنکو میں خود[۵۱] بخشوں گا اسی اثنا میں مشرکین اور اُن موحدین میں نزاع ہوگا۔ مشرکین بطور طعنہ کہینگے کہ تم تو توحید کے متعلق دُنیا میں ہمسے جھگڑتے تھے اور اپنے تئیں سچے بتاتے تھے مگر معلوم ہوا کہ تمہارا خیال محض خام تھا۔ دیکھو ہم اور تم یکساں ایک ہی بلا میں مبتلا ہیں۔ پس اُس وقت خداے قدوس فرمائیگا کیا اُنہوں نے شرک و توحید کو یکساں سمجھ لیا ہے۔ قسم ہے عزت و جلال کی کہ میں کسی موحد کو مشرک کے برابر نہ کرونگا پس اُن تمام موحدین کو اُس روز کے آخر میں جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے دوزخ سے اپنے دست قدرت سے نجات دیگا۔ اُسوقت اُن لوگوں کے جسم کوئلہ[۵۲] کی طرح سیاہ ہوں گے۔ لہذا آب حیات کی نہریں جو جنت کے دروازوں کے سامنے ہے غوطہ دینگے جس سے اُن کے بدن صحیح و سالم ہوکر تر و تازہ ہو جائیں گے۔ اور ایک مدت کے بعد جنت میں داخل ہوں گے مگر اُن کی گردنوں پر ایک سیاہ داغ رہیگا اور اہل جنت میں اُن کا لقب جہنمی ہوگا پس وہ ایک مدت کے بعد درگاہ الٰہی میں عرض کرینگے خداوندا جب تونے دوزخ سے ہمکو نجات دی تو اس نشان و لقب کو بھی اپنے فضل و کرم سے ہم سے دُور کر دے۔ پس خدا کی مہربانی سے وہ نشان اور لقب بھی اُن سے دور ہو جائیگا۔ سب سے آخری شخص جو[۵۳] دوزخ سے برآمد ہو کر جنت میں داخل کیا جائیگا ایک ایسا شخص ہوگا کہ اُسکو دوزخ سے نکالکر کنارہ پر بٹھا دیا جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اُسکو ہوش آئیگا تو کہیگا کہ میرے منہ کو یہاں سے پھیر دو۔ پس اُس سے عہد لیا جائیگا کہ اس کے سوا اور کچھ تو نہ مانگے گا۔ جب وہ پختہ عہد کرلیگا تو اُس کا منہ پھیر دیا جائیگا۔ جب وہ قریب جنت کی جانب نظر کرے گا تو اُس کو نہایت تر و تازہ درخت دکھائی دینگے پس وہ شور مچائیگا الٰہی مجھکو وہاں پہونچا دے پھر اُس سے بدستور سابق عہد لیکر وہاں پہونچا دیا جائیگا اور اسی طرح سے خوشنما درخت و عمدہ مکانات کو دیکھکر نقض عہد کرتا ہوا جنت کے پاس پہونچ جائیگا جب وہ

۵۱ صحیح بخاری و مسلم شریف ۵۲ صحیح بخاری و صحیح مسلم ۵۳ یہ مضمون آخیر تک صحیح بخاری و مسلم شریف میں موجود ہے۔

جب وہ جنت کی تروتازگی ورونق دیکھیگا۔ تو تمام عہود سابقہ کو توڑ کر نہایت گڑگڑا کر جنت میں داخل ہونیکا خواستگار ہوگا لیکن جب اسکو جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملجاکے تو اسکو خیال میں پڑ جائیگا کہ جنت تو معمور ہو چکی ہے اب میرے لیے مکان کی گنجائش کہاں ہوگی۔ حق تعالیٰ فرمائیگا۔ جا۔ وہاں جگہ کی کمی نہیں ہے۔ عرض کرے گا کہ خداوندا شاید تو مجھ سے تمسخر کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہی خداوند کریم فرمائیگا کہ جسقدر تجھے مانگنا ہو مانگ لے میں اُس سے دوچند عطا کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوگا اور یہ اہل جنت میں سے ادنیٰ کا مرتبہ ہے۔ حاصل کلام جب تمام اہل جنت اپنے اپنے مقاموں پر برقرار ہو جائینگے تو ملاقات کیوقت ایک دوسرے سے کہینگے فلاں دوزخی ہم سے حق باتوں میں جھگڑتا تھا نہ معلوم اب وہ کس حالت میں ہی پس ایک کھڑکی کھولدی جائیگی اور بینائی میں قوت عطا کی جائیگی کہ جس سے وہ دوزخی کو دیکھ لیں گے۔ دوزخی بہت آہ وزاری کرکے جنت کے کھانے اور پانی کو طلب[1] کرے گا یہ جواب دیں گے کہ جنت کی نعمتوں کو خدا نے تمپر حرام کردیا ہی۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو کیونکر سچا پایا۔ کیونکہ ہمنے تو تمام وعدوں کو بے کم وکاست بجا ودرست پایا وہ نہایت ہی پشیمانی اور عاجزی ظاہر کریگا اس کے بعد اہل جنت کھڑکی بند کرلیں گے۔ پھر اہل جنت اپنے اہل وعیال کی دریافت کرینگے۔ فرشتے جواب دینگے کہ وہ بسبب حسب اعمال جنت میں اپنے اپنے مکانوں میں موجود ہیں اہل جنت کہیں گے کہ ہمکو بغیر اُن کے کچھ لطف نہیں آتا اُنکو ہم تک پہنچاؤ ملائکہ جواب دینگے کہ یہاں ہر شخص اپنے عمل کے موافق رہ سکتا ہی اس سے تجاوز کا حکم نہیں۔ پس وہ خدائے قدوس کی بارگاہ میں عرض کرینگے کہ خداوندا تجھپر روشن ہی کہ ہم جب تک دنیا میں تھے تو کسب معاش کرتے تھے اور اس سے اپنے اہل وعیال کی پرورش ہوتی تھی اور وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوتی تھی اب جب تو نے بلا مشقت ایسی ایسی نعمتیں عنایت فرمائیں تو ہم اُن کو کیونکر محروم کرسکتے ہیں اُمیدوار ہیں کہ اُن کو ہمسے ملا دیا جائے۔ ارشاد باری[2] تعالیٰ ہوگا کہ اُن کی اولادوں کو اُن تک پہونچا دو اور

---

[1] قولہ تعالیٰ وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَھُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ سورۂ اعراف [2] قال اللہ تعالیٰ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ سورۂ طور۔ اہل جنت سے اُن کی اولاد کو ملادیں گے

اُن کو عیش و آرام کے سامان بھی ساتھ ہی پہونچا دو تاکہ اُن کو کسی بات کی تنگی نہو۔ پس اہل وعیال کو اُنسے مِلا دیا جائیگا اور اُنکو اصلی اعمال کی جزا کے علاوہ والدین کے طفیل سے بہت کچھ عطا ہوگا۔ اندرونِ جنت میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو درجاتِ عالیہ کے لیے شفاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اور لوگ جتنی زیادہ حضور سے محبت رکھتے ہوں گے اُتنے ہی مراتب اپنے استحقاق سے زیادہ حاصل کرینگے۔ جب تمام لوگ دوزخ وجنت میں داخل ہوچکیں تو جنت ودوزخ کے درمیان منادی[۱] ہوگی کہ اے اہل جنت۔ جنت کے کناروں پر آجاؤ۔ اور اہل دوزخ۔ دوزخ کے کناروں پر آجاؤ۔ اہل جنت کہیں گے ہم کو تو ابدالآباد کا وعدہ ولاکر جنت میں داخل کیا ہے اب کیوں طلب کرتے ہو اور اہل دوزخ نہایت خوش ہوکر کناروں کی طرف دوڑینگے اور کہیں گے شاید ہماری مغفرت کا حکم ہوگیا۔ پس جسوقت سب کناروں پر آجائیں تو انکی مابین موت کو چتکبرے مینڈھے کی شکل میں حاضر کردیا جائیگا۔ اور لوگوں سے کہا جائیگا کیا اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں جانتے ہیں۔ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جسنے موت کا پیالہ نہ پیا ہو۔ اس کے بعد اُسکو ذبح کردیا جائے گا کہتے ہیں کہ اُسکو حضرت یحییٰ ذبح کریں گے۔ پھر وہ منادی آواز دے گا۔ اے اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو کہ اب موت نہیں۔ اور اے اہل دوزخ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو کہ اب موت نہیں۔ اہل جنت اس قدر خوش ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ شادی مرگ ہوجاتے۔ اور اہل دوزخ اسقدر رنجیدہ ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ غم کے مارے مرجاتے۔ اس کے بعد حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں کو بند کرکے اُس کے پیچھے بڑے بڑے آتشی شہتیر بطور پشتیباں لگادو تاکہ دوزخیوں کو نکلنے کا خیال بھی نہ رہے اور اہل جنت کو جنت میں ابدالآباد رہنے کا یقین واطمینان ہوجائے۔ **جنت کی دیواریں**[۲] سونے اور چاندی کی اینٹوں اور اور مشک وزعفران کے گارے سے بنی ہوئی ہیں۔ اسکی سڑکیں اور پٹڑیاں زمرد یاقوت اور بلور سے۔ اس کے باغیچے نہایت پاکیزہ ہیں۔ جن میں بجائے بجری زمرد۔ یاقوت اور موتی وغیرہ پڑے ہیں۔ اِس کے درختوں کی چھالیں طلائی ونقرئی ہیں۔

ذبح موت

جنت کی نعمتوں کا نظارہ

---

[۱] صحیح بخاری ومسلم شریف [۲] امام احمد وترمذی ودارمی۔

شاخیں بے خار و بے خزاں اس کے میووں میں دنیا کی نعمتوں کی گوناگوں لذتیں ہیں ان کے نیچے ایسی نہریں ہیں جن کے کنارے پاکیزہ اور جواہرات سے مرصع ہیں۔ ان نہروں کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا پانی نہایت شیریں[1] و خنک ہے۔ دوسری وہ جو ایسے دودھ[2] سے لبریز ہیں جس کا مزا نہیں بگڑتا[3]۔ تیسری ایسی شراب[4] کی ہیں جو نہایت فرحت افزا و خوش رنگ ہے۔ چوتھی نہایت صاف و شفاف[5] شہد کی ہیں۔ علاوہ ان کے تین قسم کے چشمے ہیں ایک کا نام کافور[6] ہے۔ جن کی خاصیت خنکی ہے۔ دوسرے کا زنجبیل[7] ہے جس کو سلسبیل بھی کہتے ہیں۔ اس کی خاصیت گرم ہے مثل چار و قہوہ۔ تیسرے کا نام تسلیم[8] ہے جو نہایت لطافت کے ساتھ ہوا میں معلق جاری ہے۔ ان تینوں چشموں کا پانی مقربین کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن اصحاب یمین کو بھی جو ان سے کمتر ہیں اُن میں سے سر بمہر[9] گلاس مرحمت ہوں گے جو پانی پینے کیوقت گلاب اور کیوڑہ کی طرح سے اسمیں سے تھوڑا تھوڑا ملا کر پیا کریں گے اور دیدار الٰہی کے وقت ایک اور چیز عنایت ہوگی جس کا نام شراب طہور[10] ہے جو ان تمام چیزوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ جنت کے درخت باوجود نہایت بلند و بزرگ و سایہ دار ہونے کے اسقدر باشعور ہیں کہ جس وقت کوئی جنتی کسی میوہ کو رغبت کی نگاہ سے دیکھے گا تو اسکی شاخ اس قدر نیچے کو جھک جائے گی کہ بغیر کسی مشقت کے وہ اُسکو توڑ لیا کریگا جنت کے فرش و فروش و لباس وغیرہ نہایت عمدہ و پاکیزہ ہیں اور ہر شخص کو وہی لباس عطا کئے جائیں گے جو اُس کو مرغوب ہوں گے اور مختلف اقسام کے لباس ہوں گے سندس[11] استبرق اطلس۔ زربفت وغیرہ اور بعض ان میں سے ایسے نازک و باریک ہوں گے کہ ستر تہوں[12] میں بھی

---

[1] قولہ تعالیٰ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ [2] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ [3] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ [4] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى [5] قولہ تعالیٰ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا [6] قولہ تعالیٰ يُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا [7] قولہ تعالیٰ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ [8] يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ [9] قولہ تعالیٰ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا [10] قولہ تعالیٰ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ [11] ترمذی

بدن نظر آئیگا۔ جنت میں نہ سردی ہو نہ گرمی نہ آفتاب کی شعاعیں نہ تاریکی۔ بلکہ ایسی حالت ہو جیسے طلوعِ آفتاب سے کچھ پیشتر ہوتی ہے مگر روشنی میں ہزارہا درجے اس سے برتر ہوگی۔ جو عرش کے نور کی ہوگی نہ کہ چاند سورج کی چنانچہ ایک[۱] روایت میں آیا ہے کہ اگر وہاں کا لباس و زیور زمین پر لایا جائے تو وہ اپنی چمک دمک سے جہان کو اس قدر روشن کر دے گا کہ آفتاب کی روشنی اُس کے سامنے ماند ہو جائے گی جنت میں ظاہری کثافت و غلاظت یعنی پیشاب[۲]۔ پیخانہ۔ حدث۔ تھوک۔ بلغم۔ ناک کا رینٹ۔ پسینہ و میل بدن۔ وغیرہ بالکل نہوں گے صرف سر پر بال ہوں گے۔ اور ڈاڑھی مونچھ و دیگر قسم کے بال جو جوانی میں[۳] پیدا ہوتے ہیں بالکل نہوں گے۔ اور نہ کوئی بیماری ہوگی اور باطنی کثافتوں یعنی کینہ و بغض حسد[۴]۔ تکبر عیب جوئی۔ غیبت وغیرہ سے دل صاف ہوں گے۔ سونے کی حاجت نہ ہوگی۔ اور خلوت و استراحت کے لیے پردہ والے مکانوں میں میلان کریں گے۔ ملاقات اور ترتیب مجلس کے وقت صحن اور میدانوں میں میلان کریں گے۔ ان کی غذاوں کا فضلہ[۵] خوشبودار ڈکاروں اور معطر پسینہ سے دفع ہوا کرے گا جس قدر کھائیں گے فوراً ہضم ہو جایا کرے گا بدہضمی اور گرانی شکم کا نام تک نہ ہوگا۔ جماع میں نہایت حظ حاصل ہوگا اور انزال ایک نہایت فرحت بخش ہوا کے نکلنے سے ہوا کرے گا نہ کہ منی سے جماع کے بعد عورتیں پھر باکرہ ہو جایا کریں گی مگر بکارت کے ازالہ کی تکلیف اور خون وغیرہ کے نکلنے سے پاک ہونگی۔ سیر و تفریح کے واسطے ہوائی سواریاں اور تخت ہوں گے۔ جو ایک گھنٹہ میں ایک مہینے کا راستہ طے کرتے ہوں گے جنت میں ایسے قبے برج اور بنگلے ہوں گے جو ایک ہی یاقوت یا موتی یا زمرد یا دیگر جواہرات سے رنگ برنگ بنے ہوں گے جن کی بلندیاں و عرض ساٹھ ساٹھ گز ہوں گی۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ کسی مکان کی بلندی و عرض یکساں نہ ہو تو مکان ناموزوں ہوتا ہے۔ اہل جنت کی خدمت راحت۔ آسائش و آرام وغیرہ کے لیے حور غلمان و ازواج موجود ہوں گے جنت آٹھ ہیں جن میں سے سات تو سکونت کے لیے مخصوص ہیں اور آٹھویں دیدار الٰہی کے لیئے جس کو بارگاہ الٰہی بھی کہہ سکتے ہیں جنتوں کا نام[۶]

جنت میں ظاہری و باطنی کثافت نہ ہوگی

۱ ترمذی ۲ صحیح بخاری و مسلم شریف ۳ ترمذی شریف ۴ صحیح بخاری و صحیح مسلم ۵ صحیح مسلم ۶ صحیح بخاری و مسلم شریف۔

حسب ذیل ہیں جنت الماوی۔ دار المقام دار السلام دار الخلد جنت النعیم جنت الفردوس۔ جنت العدن جنت الفردوس یہ جنت الفردوس تمام جنتوں سے برتر و اعلیٰ ہے اور اسمیں سب سے بہترین طبقہ جنت العدن ہے۔ جہاں تجلیات الٰہی نمودار ہوتی ہیں اور گوناگوں بے اندازہ نعمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں مگر آٹھویں جنت کے نام میں علما کا اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ وہ علیین ہے۔ لیکن قرآن مجید میں آیا ہے کہ علیین اہل جنت کا دفتر اور مقرب فرشتوں اور بنی آدم کی حاضری کا مقام ہے نہ کہ طبقہ جنت بعض علما نے اس کو جنت الکثیف کہا ہے اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ مسلمان مشک کے ٹیلوں پر جمع ہوں گے۔ پس ایک ہوا چلے گی کہ جس سے مشک اُڑ کر اُن کے کپڑوں اور چہروں پر پڑیگا اور اُن کی معطری پہلے سے دُگنی ہو جائیگی۔ اسی اثنا میں خدائے قدوس کی تجلیات کا ظہور ہوگا جس سے ہر شخص کو بقدر استعداد انوار برکات مرحمت ہوں گے اور کلام بھی ہوگا۔ اس فقیر کے خیال میں اس کا نام معقد الصدق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس آیہ کریمہ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جنت کے درجے عدد میں اتنے ہیں جتنی کلام مجید کی آیتیں۔ اور تمام درجوں سے برتر و بالا وہ درجہ ہے کہ جس کا نام وسیلہ ہے اور یہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے۔ اس کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا رہنے والا وزیر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اہل جنت میں سے کسی کو کوئی نعمت بغیر اس کے طفیل کے نہ پہونچیگی اور یہ طبقے اس طرح ایک دوسرے پر حائل نہیں ہیں جیسے مکانوں کی چھتیں بلکہ اُن تمام کی چھت عرش الٰہی ہے اور یہ اس طریقہ پر ہیں جیسے باغ کے نیچے کا حصہ اُوپر کا حصہ اور اُن درجات کی وسعت پر سوائے رب العزت کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اور نیچے کے درجہ والوں کو اوپر کے درجہ والے اس طرح نظر آئیں گے گویا آسمان کے کناروں پر ستارے ہیں

[1] قولہ تعالیٰ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ [2] ترمذی و ابن ماجہ [3] جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ بہشت کے باغوں اور نہروں میں سچی عزت کی جگہ بادشاہ (دوجہاں) قادر مطلق کے مقرب ہوں گے [4] صحیح بخاری و مسلم شریف۔

اس قدر معلوم ہے کہ جنت الماوٰی سب سے نیچے۔ جنت العدن وسط میں اور جنت الفردوس[۵۱] سب سے اوپر ہے۔ اہل جنت میں سے ادنی شخص کو دنیاوی آرزوؤں سے دس گنا رحمت ہوگا اور بعض روایتوں میں ہے کہ ادنی اہل جنت کی ملک حشم وخدم۔ اسباب ولذت وغیرہ وغیرہ اسی سال کی مسافت کے برابر پھیلاؤ میں ہوں گے اور جنت کے بعض بڑے بڑے میوے ایسے ہوں گے کہ جس وقت اسکو جنتی توڑے گا تو اُسمیں سے نہایت خوبصورت پاکیزہ عورت مع لباس فاخرہ وزیور کے برآمد ہوگی۔ اور اپنے مالک کی ہمنشین و خدمت گذار رہوگی۔ اہل جنت کے **قد و قامت** مانند حضرت آدم کیساٹھ[۵۲] ساٹھ ہاتھ ہوں گے اور دیگر اعضا بھی انھیں قد وقامت کے مناسب ہوں گے۔ بلحاظ صورت نہایت حسین وجمیل ہوں گے اور ہر ایک عین[۵۳] شباب کی حالت میں ہوگا۔ ذکر الٰہی اس طرح بے تکلف دل اور زبانوں[۵۴] پر جاری ہوگا۔ جیسے کہ دُنیا میں سانس اور جیساکہ جنت کی نعمتوں سے بدن کو لذت حاصل ہوگی اسی طرح سے باطنی لذات یعنی انوار و تجلیات الٰہی بھی حاصل ہوتی رہینگی۔ مثلاً جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سبحان اللہ ہے جیساکہ ذائقہ میں لذت دیتا ہے۔ اسیطرح خدا کی تنزیہ وتسبیح کی لذت سے آگاہ کرتا ہے جنت کی سب سے بہتر وافضل نعمت[۵۵] دیدار الٰہی ہے **دیدار الٰہی** سے مشرف ہونے کی حیثیت سے لوگوں کی چار قسمیں ہوں گی۔ ایک تو وہ جو سال بھر میں ایک مرتبہ۔ دوسرے وہ[۵۶] جو ہر ہفتہ کو جو ہر جمعہ کو تیسرے وہ جو دن میں دو دفعہ مشرف ہوں گے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح وعصر کی نماز نہایت خضوع وخشوع سے پڑھنے سے اس دیدار میں بڑی مدد ملتی ہے چوتھی جماعت اخص الخاص بمنزلہ غلمان وخدام[۵۷] ہر وقت بارگاہ الٰہی میں حاضر رہیں گے۔ طریقہ دیدار[۵۸] یہ ہوگا کہ سات طبقوں کے اوپر آٹھویں طبقہ میں ایک کشادہ وسیع میدان زیر عرش موجود ہے۔ وہاں نور۔ زمرد۔ یاقوت موتی چاندی اور سونے وغیرہ کی کرسیاں حسب مراتب رکھی جائینگی۔ اور جن[۵۹] لوگوں کے لئے کرسیاں نہیں ہیں اُن کو مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھائیں گے اور ہر شخص اپنی جگہ نہایت خوش وخرم ہوگا دوسروں کے مراتب کی افزونی کی وجہ سے اُسکو کسی طرح کا خیال نہوگا۔ اور اسی اثنا میں ایک

اہل جنت کے قد وقامت

دیدار الٰہی

[۵۱] صحیح بخاری ومسلم [۵۲] صحیح بخاری ومسلم [۵۳] صحیح بخاری ومسلم [۵۴] صحیح مسلم [۵۵] صحیح مسلم [۵۶] صحیح مسلم [۵۷] صحیح مسلم وترمذی وابن ماجہ [۵۸] مسند امام احمدؒ وترمذی [۵۹] مضمون آخر تک ترمذی وابن ماجہ میں آیا ہے۔

نہایت فرحت افزا ہوا چل کر ان پر ایسی ایسی پاکیزہ خوشبوئیں چھڑک دیگی جو اُنھوں نے
نہ کبھی دُنیا میں اور نہ بہشت میں دیکھی ہوں گی اُسوقت خداوند کریم اُن پر اس طور جلوہ افروز
ہوگا کہ کوئی شخص ایک دوسرے کے درمیان حائل نہوگا۔ اور ہر شخص کو اسقدر قرب حاصل ہوگا
کہ وہ اپنے دِل کے رازوں کو اس طرح عرض کریگا کہ دوسرے کو خبر نہوگی اور خدائے قدوس
کے خطاب کو سِرّاً وجہراً سُنے گا۔ اسی اثنا میں حکم ہوگا کہ شراب طہورا اور نہایت لذیذ نعمتوں سے
اُن کو سرفراز کرو دیدار الٰہی دیکھنے والوں کو اسقدر استغراق ہوگا کہ لذت دیدار کے سوا
تمام چیزوں کو بھول جائیں گے۔ جب یہاں سے رخصت ہوں گے تو رستہ میں ایک بازار
دیکھیں گے کہ جس میں ایسے ایسے تحفے و تحائف مہیا ہوں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہونگے
نہ کان نے سنے ہوں گے۔ جو شخص جس کا طالب ہوگا مرحمت کی جائیگی جنت میں تین قسم کے
راگ ہوں گے ایک تو یہ کہ جس وقت ہوا چلیگی تو درخت طوبیٰ کے ہر پتے و شاخ سے خوش الحان
آوازیں[۱] سنائی دیں گی کہ جس سے سامعین محو ہو جایا کریں گے اور جنت میں کوئی گھر ایسا
نہ ہوگا کہ جس میں درخت طوبیٰ کی شاخ نہ ہو۔ دوم یہ کہ جس طرح شادی بیاہ وغیرہ میں ترتیب
اجتماع وسماع کرتے ہیں اسی طرح جنت میں حوریں اپنی خوش الحانیوں سے ہر روز اپنے مالکوں کو
محظوظ کرینگی۔ تیسرے یہ کہ دیدار الٰہی کے وقت بعض مقرب خوش الحان بندوں کو جیسے حضرت
اسرافیل وحضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ خدا کی پاکی بیان کرو۔ اس وقت ایک ایسا عجیب
لطف حاصل ہوگا کہ تمام سامعین پر وجد طاری ہو جائیگا خدام اہل بہشت تین قسم کے ہونگے
ایک ملائکہ جو خدائے قدوس اور اُن کے مابین بطور قاصد ہوں گے دوم غلمان[۲] جو حوروں
کی طرح ایک جدا مخلوق ہیں وہ ہمیشہ ایک عمر رہیں گے۔ اور مثل بکھرے ہوئے موتیوں
کے چاروں طرف خدمت کرتے پھریں گے۔ تیسری اولاد مشرکین جو قبل از بلوغ انتقال
کر چکی ہوگی۔ بطور خدام رہیں گے۔ بعض لوگ بوجہ اس کے کہ اُن کی نیکیاں وبدیاں برابر ہونگی
نہ تو جنت کے مستحق ہوں گے نہ دوزخ کے بلکہ پُل صراط سے اُترتے ہی جہنم کے کناری پر روک
دیئے جائیں گے۔ نیز وہ لوگ جن تک دعوت پیغمبران نہ پہونچی ہوگی اور اُنھوں نے نہ تو نیک

خدام اہل جنت

۱ ترمذی ۲ قولہ تعالیٰ وَیَطُوفُ عَلَیْہِمْ غِلْمَانٌ لَّہُمْ كَأَنَّہُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۔

اعمال کیئے ہوں گے نہ کوئی بدی و شرک کیا ہو بلکہ چوپایوں کی طرح سے کھانے پینے اور جماع وغیرہ میں عمر بسر کرتے رہے ہوں اور وہ لوگ بھی جو فساد عقل و جنوں کی وجہ سے حق اور باطل میں امتیاز کرنے سے قاصر رہے ہوں اُس مقام میں جس کا نام اعراف[له] ہے تا اختتام روز حشر کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے رہیں گے اور دخول جنت کے توقع رکھتے ہوں گے پھر ایک عرصہ کے بعد محض فضل الٰہی سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور بمنزلۂ خدام رہیں گے اور جنوں میں جو کافر ہوں گے وہ دوزخ میں رہیں گے اور جو صالحین ہوں گے وہ دائمی راحت میں رہیں گے۔ کیونکہ جن و انس دونوں مُکلف بالشرع ہیں جیسا کہ سورہ رحمٰن[له] میں بار بار ذکر آیا ہے اور پرندوں اور چوپایوں کا بھی حشر ہوگا اسی طرح پر کہ مظلوم ظالم سے بدلہ لیگا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ۔ جب ایک دوسرے سے بدلہ لے چکیں تو اُن کو خاک کر دیا جائیگا[له] مگر حسب ذیل چند اشیا کو فنا نہ ہوگی مثلاً جانوروں میں سے حضرت اسمٰعیلؑ کا دُنبہ۔ حضرت صالحؑ کی اونٹنی۔ اصحاب کہف کا کتا۔ نباتات میں سے اسطوانہ حنانہ (یعنی وہ ستون جو ممبر بننے سے پیشتر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اُسکے سہارے سے وعظ فرمایا کرتے تھے) مکانات میں سے خانۂ کعبہ۔ کوہ طور۔ صحرائے بیت المقدس اور وہ جگہ جو حضور انور صلعم کے روضۂ مقدسہ اور مابین منبر واقع ہے۔ انکو مناسب صورتوں کیساتھ جنت میں داخل کر دیا جائیگا حاصل کلام اہل دوزخ ہمیشہ دوزخ میں اور اہل جنت ابد الآباد تک جنت میں رہینگے اور بے شمار نعمتوں سے (کہ لا عین رات و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر) مالا مال رہینگے۔ خداوند کریم ہم تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالایمان کرے اور ہول قبر و حشر سے نجات دیکر جنت میں پہونچائے اور اپنی خوشنودی اور رضامندی میں رکھے بحق محمد صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ الطاہرین الراجی الی الرحمت ربہ الصمد نور محمد وفقہ اللہ التزود لغد

تمت بالخیر

[له] وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۵۲ اس سورۃ میں اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو تثنیہ کے صیغے سے مخاطب فرمایا ہے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ الآیۃ ۵۲ ابن جریر وکما لین۔

ہیچ و دروغ کا نقشہ کھینچکر دکھایا گیا ہے ۴ر

مجموعہ فتاوی مولوی اشرف علی صاحب مسمی بالکلام المفید ہی اور جسکی چار جلدیں ضخیم ہیں کل مسائل فقہی ابوابوں پر مرتب ہیں زمانہ حال کی ضرورتوں کے لحاظ سے جتنے مسائل اسمیں بکثرت ہیں جو پہلے لوگوں کے فتاووں میں نہیں ہیں۔ قیمت ۴ر

جواہر خمسہ کامل قیمت ۱۲ر

اجتہاد مصنفہ مولوی تنویر احمد صاحب اسمیں مذہب کے تمام مسائل سیاسیہ و مجتہدانہ وار پر حل کر دیے گئے ہیں قیمت عہ

الہارون اسمیں خلیفہ ہارون رشید کے مفصل حالات وسوانح عمری اور اسلامی سلطنت کا عروج زمانہ جاہلیت کے دلچسپ حالات ہیں قیمت عہ

شہادت الاسلام۔ اسمیں عیسائیوں کے جملہ سوالات کے جواب دیے گئے ہیں کثرت ازدواج اور مسئلہ جہاد کو پیغمبران بنی اسرائیل و حضرت ابراہیم سے بحوالہ توراۃ و انجیل و کتب قدیم ثابت کیا ہے موجودہ انجیل کی تحریف کی ایسی دلیلیں پیش کی ہیں کہ جسکے دیکھنے والے کے سامنے موجودہ انجیل کی سچائی ممکن نہیں کہ کوئی ثابت کرسکے … قیمت ۴ر

استیصال مصنفہ مولوی سید ابو المنصور صاحب دہلوی امام فن مناظرہ۔ اس میں عیسائیوں کے ۵۴ سوالات کا جواب ہے اسکے جواب پر پادریوں کے لیے دو سو روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا مگر ان سے کوئی بھی جواب نہ بن پڑا ۴ر

تحریف انجیل اسکے دیکھنے کے بعد انجیل کے تحریف شدہ ہونے میں کوئی بھی شک نہیں رہتا۔ قیمت … ۴ر

تبیان اسمیں عیسائیوں کے بارہ سوالوں کے نہایت مدلل و باتحقیق جواب دیے گئے ہیں قیمت … ۴ر

تنقیح البیان مصنفہ مولوی سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ دہلوی درجواب تفسیر سر سید احمد خاں صاحب بہادر علیگڈھ کالج۔ اسمیں ان کی جملہ غلط بیانیوں کے جواز قسم انکار معجزات و انکار وجود فرشتگان و تاویل ناجائزہ وغیرہ وغیرہ ہیں از روئے انجیل و کتب تاریخ قدیم و جدید سے نقلی و عقلی طور پر صفحہ بصفحہ ایسے ایسے جواب دیے اور انکی غلط بیانیوں کو واضح کیا ہے کہ اس کے دیکھنے کے بعد سر سید احمد خاں صاحب کی تمام غلط بیانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں اس لاجواب کتاب کے دو حصے ہیں تقطیع ۲۰-۲۶ حصہ اول صفحہ ۲۲۰ قیمت ۱۲ر حصہ دوم صفحہ ۲۲۲ قیمت عہ

قرابادین اعظم اردو مصنفہ رئیس حکماء حکیم محمد اعظم خان صاحب شاہی حکیم الملقب بناظم جہاں ہندوستانی یونانی دواخانوں میں جسقدر دوا بنتی ہے ان سب کے بنانے کی ترکیبیں اس ہی کتاب سے معلوم کرتے ہیں ماہر مرض کی دوا مع خاصیت و دوا بنانے کی ترکیب کے درج ہے تقطیع کلاں صفحہ ۹۴۰ قیمت للعہ

آسمانی فیصلہ۔ اولیاء کرام کے مزارات وغیرہ سے مدد طلب کرنے و نہ کرنیکی بابت آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ مجتہدین و اقوال فقہا و اولیا سے تحقیق کی ہے تقطیع ۲۰-۲۶ صفحات ۵۶ قیمت ۲ر

ارشاد الکاملین مجموعہ کتاب انوار الاولیا حضرت گنجشکر و ترجمہ افضل الفوائد حضرت نظام الدین اولیا و ترجمہ مفتاح العاشقین حضرت چراغ دہلی جن میں ان ہر سہ بزرگان کے فرمودہ فوائد و دلچسپ روایات و حکایات وغیرہ ہیں عہ

حقیقت تصوف ترجمہ لواقح الانوار شعرانی در حال و قال و حکایات متقدمین اہل اللہ صفحہ ۲۰۰ قیمت عہ

حیات اعظم۔ سوانح عمری حضرت امام اعظم معہ جوابات مخالفین قیمت عہ

مطلوب الطالبین سوانح عمری مولانا روم۔ قیمت ۸ر

مخزن حقیقت سوانح عمری و ملفوظات حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید مجددی معہ طریق توجہ و سلب امراض دل کا حال معلوم کرنا و اعمال

تصریحات وتعویذات وعملیات [illegible]
کاغذ عمدہ صفحہ ۲۳۶ ۔ عہ
الکلام المبین اردو اسمیں عیسائیوں
کے شتولہ سوالات کا مدلل جواب جو
آنحضرت صلعم پر حضرت عیسیٰؑ کی
فضیلت ثابت کرنے کی کوشش
میں کیے گئے تھے اس کے علاوہ
اور بھی بہت سے مسائل اور عقائد
کی تشریح ہے قابل دید ہے تقطیع
۲۶-۲۰ صفحہ ۲۷ قیمت ۔ ۵ر
تذکرۃ المخدرات ۔ آنحضرت صلعم کی والدہ
محترمہ وازواج مطہرات و دیگر نیک
خواتین اسلامیہ کے حالات علم وفضل و
آداب وحقوق والدین وزوجین وغیرہ ۱ر
نصائح العارفین ترجمہ معراج المومنین
اسلامی ارکان کے حکیمانہ فوائد تحقیق
اسم اعظم ملائکہ ۔ روح ۔ عقل ۔ نفس ۔ محبت
عشق معجزہ ۔ کرامت ۔ استدراج ۔ سحر ۔
طلسمات دابۃ الارض وغیرہ قیمت عہ
سیر العارفین صفحہ ۳۰۴ کاغذ حنائی عہ
ایضاً کاغذ سفید مع نقشہ جات مزارات
ومقامات متبرکہ ۔ قیمت ۱۰ر
جواہر خمسہ مصنفہ غوث گوالیاری معہ احسن
الاعمال وفوائد حسینہ مکملہ ہر قسم کے
اعمال واوراد ونقوش مجربہ وطریق
دعوت وزکوٰۃ ودعاء سیفی وحزب البحر
ومعلومات کواکب متعلق اعمال وقواعد
سلب امراض بطریق مسمریزم وعمل [illegible]

[illegible] حصہ اول عہ
قیمت حصہ دوم عہ
مجمع الصنائع جدید انگریزی ودیسی
کاریگریوں آتشبازی وغیرہ کی پانچسو
ترکیب ونسخہ جات قیمت ۸ر
مجموعہ مجربات معہ تسہیل المعالجات
معروف بہ کشف زار ہر سہ طب کے
مجرب نسخے حکیم زکریا رازی کی زود اثر
دوائیں ۔ معرفت حیات وممات ۔
تسخیر نسواں وغیرہ آسان وتجربہ کے
علاج اہل دیہات ومخصوص امراض
مردان وزناں مجربہ حکیم وزیر علی
مرحوم شاگرد حکیم وارث علیخاں صفحہ
۲۷۲ ۔ قیمت ۲ر
اقسام الطعام شاہجہانی ہر قسم کے
کھانوں حلوؤں اچار مربوں وغیرہ
کی ترکیب وخواص وفوائد اشیاء ۔
خوردنی مفید مرداں وزناں معہ
مرکبات عطاری وغیرہ قیمت ۱۲ر
تدبیر احسن ۔ مخصوص امراض عورتوں
بچوں کے علاج کی مشہور کتاب جس کا
گھر میں ہونا وقت پر بہت کام دیتا ہے
مجموعہ رسائل نفع المسلمین نمبر ۱۲ صفحہ ۴۲
کار آمد عملیات ونسخہ جات مفید الخلائق
معہ تعویذ نامہ حضرت شاہ نور قطب
عالم پنڈوی ۔ وفانامہ قرآنی داستان
سحر الیہود وسحر سامری وغیرہ دو حصہ ۶ر
فسانہ شاہد معروف طلسم فطرت

سکندرنامہ [illegible] شاہ [illegible]
پدر [illegible] وغیرہ کا عجیب وغریب [illegible]
کہ [illegible] [illegible] مقبول
ظریف [illegible] ہے [illegible]
کر دیتا ہے ۔ قیمت عہ
دیوان [illegible] خاص شاگرد غالب جس میں
غالب کا سارٹیفکیٹ بھی درج ہے عہ
داستان طلسم ہوشربا فخر [illegible] وملکہ [illegible]
وشاہزادہ [illegible] وآشوب عیار کا
نہایت لطف انگیز قصہ با تصویر ۱۲ر
عطر ظرافت ۔ چہار حصہ یعنی [illegible]
نزہۃ الملوک ۔ لطائف الشعراء نشاط
المجالس رسول خدا کی خوش طبعی ۔ بارہ
اماموں کے کلمات طیبات فصحاء
عرب وعجم ومشہور بادشاہوں امیروں
شاعروں کے لطائف وغیرہ صفحہ
۲۳۰ قیمت کاغذ رسمی عہ
ایضاً کاغذ ولایتی قیمت عہ
مجموعہ دلپسند معہ گلستان مسرت
مختلف قصص ونقلیات وتاریخ بیت المقدس
ومشہد امام رضا وغیرہ قیمت عہ
مجمع الواصلین تاریخ وفات بزرگان
کی مشہور کتاب فارسی قیمت ۲ر
مثنوی جوش رحمت حضرت عیسیٰ اور ایک
یہودی کی داستان ۔ مثنوی روم کا ترجمہ عہ
سوانح عمری نوشیرواں عادل عہ
[illegible] التواریخ کا [illegible] یونان ہند [illegible]
[illegible] کتب [illegible] بذریعہ [illegible]